عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۱۰ تا ۱۶/ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷/ جولائی ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۷

بلوچستان میں قادیانیوں کے خفیہ مراکز بند کئے جائیں

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ، پچھ اور مستونگ کی رپورٹ

امام ابو حنیفہؒ ذکاوت و ذہانت کے آئینہ میں

غیبت کا علاج

مرزائے قادیان کی عبرتناک ناکامی

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

سنت کے مطابق بال رکھنے کا طریقہ:

س:..... بال رکھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کے بال رکھے تھے؟ بڑے رکھے تو کتنے بڑے رکھے تھے؟ اگر چھوٹے بال تھے تو کتنے چھوٹے تھے؟ آج کل انگریزی بال بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح کے بال دین دار اور عام لوگ دونوں رکھتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟

ج:..... آج کل جو بال رکھنے کا فیشن ہے یہ تو سنت کے خلاف ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک پر بال رکھتے تھے اور وہ عام طور سے کانوں کی لو تک ہوتے تھے، کبھی اصلاح کرنے میں دیر ہو جاتی تو اس سے بڑھ بھی جاتے تھے، لیکن آج کل جو نوجوان سر پر بال رکھتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں بلکہ غیر قوموں کی نقل ہے۔

س:..... فجر کی نماز ایک مسجد میں پڑھی، پھر کسی کام سے مسجد سے باہر جاتا ہوا، اشراق کی نماز دوسری مسجد میں یا گھر پر پڑھ سکتے ہیں؟ یا کہ اسی مسجد میں بیٹھے رہیں؟

ج:..... اگر کسی ضرورت سے جانا پڑے تو دوسری جگہ بھی اشراق کی نماز پڑھ سکتے ہیں، خواہ گھر پر پڑھیں یا کسی اور مسجد میں، البتہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ اشراق کا وقت ہو جائے اور پھر اٹھ کر دو رکعتیں یا چار رکعتیں اشراق کی نماز پڑھے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

دین پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹیں:

س:..... ہم لوگ ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ زندگی اچھی گزر رہی ہے، لیکن دنیا کی نظروں میں تو ظاہر ہے کہ ہم غریب ہیں۔ اس پر ستم یہ کہ ہم الحمدللہ! پردہ کو اپنائے ہوئے ہیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ آج کے معاشرے میں غریب لڑکیوں اور خاص کر باپردہ لڑکیوں کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے؟ جیسے وہ کسی اور ہی دنیا کی مخلوق ہوں۔ خیر ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اللہ ہم پر رحم فرمائے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ماں باپ ہمارے رشتوں کی طرف سے بہت پریشان ہیں۔ پہلے تین بہنوں کے رشتے آتے ہی نہیں تھے اور جو آتے تھے وہ بہت آزاد خیال لوگوں کے ہوتے تھے۔ آخر کار تھک ہار کر جب بہنوں کی عمریں نکلنے لگیں تو ایسے گھرانوں میں ہی رشتے طے کر دیئے گئے جن کے یہاں بس دکھاوے کو خدا کا نام لیا جاتا ہے، لیکن والد صاحب نے رشتہ طے کرتے وقت شرط رکھی تھی کہ میری بیٹیاں پردہ نہیں توڑیں گی، جوان لوگوں نے قبول کرلیں اور بالآخر شادیاں ہوگئیں لیکن آپ خود سوچئے کہ جب گھر کے ماحول میں اس قدر آزادی ہو کہ کوئی لڑکی چادر تک نہ اوڑھتی ہو تو ایسے ماحول میں پردہ قائم رکھنا کتنا مشکل کام ہے؟ بہرحال اللہ میری بہنوں کو ہمت دے۔ اس ساری کہانی سنانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے بہت سے جاننے والے ایسے ہیں جو بہت نیک لوگ ہیں، اس قدر نیک کہ ان کے یہاں اتنا سخت پردہ ہے کہ عورتوں کو کوئی برقع میں بھی آزادانہ پھرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا اور شریعت کے تمام قوانین کی پابندی ہوتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ سب کے سب بہت امیر لوگ ہیں، اس لئے وہ لوگ جب اپنے بیٹوں کی شادیاں کرتے ہیں تو امیروں کی بیٹیوں سے ہی کرتے ہیں۔ برائے کرم مولانا صاحب مجھے بتایئے کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ غریبوں کی بیٹیاں صرف اپنی غربت کے باعث ایسے گھرانوں میں بیاہی جانے پر مجبور ہوں جہاں وہ اللہ کے دین کی پابندی نہ کر پائیں جب کہ صاحب حیثیت لوگ صرف صاحب حیثیت لوگوں سے ہی رشتے جوڑتے چلے جائیں؟ جبکہ ان کے سامنے ہی ایسے گھرانے موجود ہوں جہاں نیک، شریف، باپردہ لڑکیاں موجود ہوں۔ کیا ہمیں یہ حق نہیں کہ ہم بھی تمام عمر اللہ کے دین پر قائم رہ سکیں؟ لیکن ہمیں ایک وقت مجبوراً ایسی جگہ جانا پڑتا ہے جہاں ہماری توقع سے بہت مختلف ماحول ملتا ہے، جہاں کوشش کے باوجود دین پر قائم رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آخر اس میں کس کا قصور ہے؟ ہم کس سے انصاف مانگیں؟

ج:..... آپ کی یہ تحریر تمام دین دار لوگوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ بہرحال اپنے معیار کے شریف اور دین دار گھرانوں کو تلاش کرکے رشتے کئے جائیں۔ بلکہ اگر کوئی غریب مگر شریف اور دین دار رشتہ مل جائے تو اس کو بڑے پیٹ والے لوگوں پر ترجیح دی جائے۔ اس نوعیت کے مسائل تقریباً تمام والدین کو پیش آتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانے میں دین داری کی یہ قیمت بہت معمولی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ایسے تمام والدین کی خصوصی مدد فرمائیں۔ آمین۔

ہفت روزہ
ختم نبوت

جلد:۲۲ ۱۰تا۱۶/جمادی الاول ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱تا۱۷/جولائی ۲۰۰۳ء شمارہ:۷

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا اللہ وسایا

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبد الناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
بلوچستان میں قادیانیوں کے خفیہ مراکز بند کئے جائیں (خصوصی رپورٹ)	6
غیبت کا علاج (ابو ضیاء الرحمن ہزاروی)	9
امام ابو حنیفہؒ کی ذکاوت و ذہانت (ابو مجاہد صدیق احمد)	12
مرزائے قادیان کی عبرتناک ناکامی (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	16
میری والدہ ماجدہ (محمد صدیق قادری)	20
اخبار عالم پر ایک نظر	22

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۳۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۲۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۲۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363/اکاؤنٹ نمبر 2-921 الائیڈ بینک حضوری باغ روڈ ملتان / بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیوں کی مخبری کا راز کھلتا ہے

ہمارا شروع سے یہ موقف رہا ہے کہ قادیانی' اسلام اور پاکستان کے باغی ہیں۔ ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی دراصل مخبری کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ بظاہر وہ کسی ملک یا گروہ کے وفادار ہوتے ہیں لیکن درحقیقت ان کی وفاداریاں کسی کے ساتھ نہیں ہوتیں بلکہ اپنے مفادات کے ساتھ ہوتی ہیں۔ ان کی حیثیت "ڈبل ایجنٹ" کی ہے جو دو گروہوں کو ایک دوسرے کی مخبری کر کے اپنے مفادات حاصل کرتا ہے۔ درج ذیل خبر کے مطالعہ سے آپ پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہمارا موقف سو فیصد درست ہے:

"القاعدہ ارکان کی تلاش قادیانیوں کے سپرد

پاکستان کے لئے امریکی حکمت عملی تبدیل' پاکستان سے ملنے والی کامیابیوں کے پیچھے بھی قادیانی ہی ہیں: ذرائع

کراچی (نمائندہ امت) امریکی حکام نے پاکستان میں عوامی سطح پر القاعدہ ارکان کی تلاش کا کام قادیانیوں کے سپرد کر دیا ہے۔ پاکستان کے لئے اپنی حکمت عملی تبدیل کرتے ہوئے امریکہ نے "آور مین" کی فہرست سے دیگر مسلک کے لوگوں کو خارج کر دیا ہے۔ باخبر سفارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ پاکستان میں سرگرم امریکی تحقیقاتی اداروں ایف بی آئی اور سی آئی اے کی جانب سے مرتب کی جانے والی تفصیلی رپورٹ کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ کی ہدایت پر پاکستان میں امریکی سفارت خانے اور قونصل خانوں نے القاعدہ ارکان سے متعلق اطلاع دینے والی فون کالوں یا براہ راست معلومات پہنچانے والوں سے دور رہنے اور ان کی فراہم کردہ معلومات پر توجہ نہ دینے کی حکمت عملی اپنائی ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل امریکی محکمہ خارجہ کی ہدایت پر اسلام آباد میں واقع امریکی سفارت خانے اور قونصل خانے میں القاعدہ ارکان کی اطلاع دینے والوں کے لئے خصوصی سیل قائم کر کے ان کے فون نمبرز بمعہ مقرر کردہ انعامی رقوم کے ساتھ پاکستانی عوام کے لئے جاری کر دیئے گئے تھے تاہم اس فیصلے کے بعد اب وہ کارآمد نہیں رہے۔ ذرائع نے قادیانیوں کے منظم طریقہ مخبری کے حوالے سے بتایا کہ پاکستان میں سرگرم قادیانی افراد القاعدہ ارکان کے حوالے سے حاصل کردہ معلومات کو براہ راست امریکی سفارت خانے یا قونصل خانے پہنچانے کے بجائے شہر میں موجود اپنے فرقے کے سربراہ کو پہنچاتے ہیں جس کے بعد ان کا سربراہ ان تفصیلات کو بیرون ملک مقیم اپنے روحانی پیشوا تک پہنچا دیتا ہے جو مذکورہ تفصیلات امریکی حساس اداروں کو فراہم کر دیتا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ کامیاب مخبری کے صلے میں ایسے ہر قادیانی کے لئے امریکی حکام نے امریکہ کا مستقل رہائشی ویزہ اور انعام کی بھاری رقوم مختص کر رکھی ہیں۔ باخبر ذرائع نے دعویٰ کیا کہ القاعدہ ارکان کے حوالے سے امریکہ کو پاکستان میں ملنے والی بعض کامیابیوں کے پیچھے بھی ان قادیانیوں کا ہاتھ ہے جو مختلف سرکاری اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ذرائع نے انکشاف کیا کہ پاکستان میں القاعدہ ارکان کی تلاش میں مارے جانے والے چھاپوں کے لئے ہدایت اور اس کے مقام و علاقے سے متعلق اہم معلومات ایف بی آئی ہیڈ کوارٹر سے موصول ہوتی تھیں۔ قادیانیوں کی کوشش ہے کہ وہ امریکی مفادات کا بھرپور ساتھ دے کر اس کی حمایت حاصل کر سکیں تا کہ قادیانیوں سے متعلق بنائے گئے قوانین میں تبدیلی کے لئے پاکستان پر امریکی دباؤ مزید ڈلوایا جا سکے۔"

(روزنامہ "امت" کراچی مورخہ ۲۸/ جون ۲۰۰۳ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے اس خبر میں صاف درج ہے کہ امریکہ کو پاکستان میں ملنے والی کامیابیوں کے پیچھے مختلف سرکاری اداروں میں کام کرنے والے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ اس مخبری کا منشا کیا ہے؟ وہ بھی اس خبر میں موجود ہے کہ قادیانیوں کی کوشش ہے کہ وہ امریکی مفادات کا بھرپور ساتھ دے کر امریکی حمایت حاصل کر سکیں تا کہ قادیانیوں سے متعلق بنائے گئے قوانین میں تبدیلی کے لئے پاکستان پر مزید امریکی دباؤ ڈلوایا جا سکے۔ لیکن یہ قادیانیوں کی خوش فہمی ہے' ان کی حیثیت اس پرزے سے زیادہ نہیں جسے استعمال کرنے کے بعد کاٹھ کباڑ کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔ ہمیں القاعدہ اور اس کی سرگرمیوں سے کوئی بحث نہیں ہے بلکہ ہم ان سطور کے ذریعہ صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ

قادیانیوں کی حیثیت ڈبل ایجنٹ کی ہے' اور خود امریکی مفادات کو بھی ان سے خطرہ لاحق ہوسکتا ہے کیونکہ آج وہ امریکہ کے ساتھ ہیں تو کل کسی اور ملک کے مفادات کے لئے امریکی مفادات کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔ قادیانی جسد انسانیت کے لئے ایک ناسور ہیں اور ان کا مطمع نظر صرف اپنے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ اس کے لئے آج وہ امریکہ کے ساتھ ہیں اور کل کسی اور کے ساتھ ہوں گے۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ اسرائیل کی طرز پر قادیانی ریاست کا قیام ان کا ایک ایسا خواب ہے جو انشاء اللہ کبھی پورا نہیں ہوگا بلکہ وہ یہ خواب دیکھتے دیکھتے ہی جہنم میں جا پہنچیں گے۔ اسی طرح پاکستان میں امتناع قادیانیت قوانین کی منسوخی کے لئے ان کی کوششیں بھی انشاء اللہ بے سود رہیں گی اور انشاء اللہ ان کی آئینی حیثیت پاکستان میں غیر مسلم و مرتد اقلیت ہی کی رہے گی۔

مباہلہ اور قادیانی جماعت

گزشتہ دنوں قادیانی جماعت کے سیکریٹری رشید احمد چوہدری کا مباہلہ سے متعلق ایک بیان برطانیہ کے اخبارات میں شائع ہوا' جس میں انہوں نے حسب سابق انہونی اور بے سروپا باتیں کہیں اور مباہلہ کے بارے میں نرالی منطق پیش کی۔ موصوف کے بیان کی سرخی درج ذیل ہے:

"مباہلہ خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی کا نام ہے' اس کے لئے کسی خاص مقام پر اکٹھے ہونا ضروری نہیں: رشید احمد چوہدری"

(نوائے وقت لندن ۱۳ تا ۱۹/ جون ۲۰۰۳ء)

قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو وقتاً فوقتاً مباہلہ کرنے کا دورہ اٹھتا تھا اور وہ زندگی بھر مختلف افراد کو مباہلہ کے چیلنج دیتے رہے۔ لیکن ہوتا یہ تھا کہ جب بھی کوئی شخص ان کا دیا ہوا چیلنج قبول کرتا تو وہ قادیان کے گوشہ عافیت میں پناہ لے لیتے اور مباہلہ سے صاف دامن بچا لیتے اور زبان حال سے یہ جملہ دہراتے کہ: "مباہلہ خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی کا نام ہے' اس کے لئے کسی خاص مقام پر اکٹھے ہونا ضروری نہیں۔" مثل مشہور ہے کہ "بکرے کی ماں آخر کب تک خیر منائے گی۔" مرزا غلام احمد قادیانی بھی آخر کار اپنے بچھائے ہوئے جال میں خود پھنس گئے۔ انہوں نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ سے مباہلہ کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ مباہلہ کرنے والے فریقوں میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی زندگی ہی میں ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض ہیضہ واصل جہنم ہوئے' جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ان کے مرنے کے بعد ایک لمبے عرصے تک حیات رہے۔ اس مباہلہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹا بلکہ جھوٹوں کا سردار ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ اس کے بعد مسلمانوں کو قادیانیوں سے نہ کسی نئے مباہلہ کی ضرورت ہے اور نہ کسی فیصلہ طلبی کی۔ اللہ تعالیٰ کے دربار سے قادیانیوں کے کفر و ارتداد کا پکا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ قادیانیوں کو چاہئے کہ دنیا کو مزید دھوکے میں ڈالنے کے بجائے دین اسلام قبول کرلیں ورنہ ان کی دنیوی زندگی بھی بدترین گزرے گی اور آخرت میں دردناک عذاب تو ان کیلئے ہے ہی۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ "ختم نبوت" کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کرام کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کردیئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ' ڈاک خرچ رسالہ کی قیمت میں اضافہ کیا جا چکا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون: ۳۵۰ روپے ہے' آئندہ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ: اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور فرمائیں۔ شکریہ (ادارہ)

بلوچستان میں قادیانیوں کے خفیہ مراکز بند کئے جائیں

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ، پنجگور اور مستونگ کی رپورٹ

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) بلوچستان میں قائم قادیانیوں کے خفیہ مراکز بند کئے جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے کہا ہے کہ پاکستان کو سیکولر ریاست بنانے کی کوششوں کو ناکام بنادیا جائے گا اور ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کیا جائے گا' انہوں نے ان خیالات کا اظہار جامع مسجد طوبیٰ میں ایک روزہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا' متحدہ مجلس عمل سندھ کے جنرل سیکریٹری ممتاز عالم دین ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کہا کہ حکمرانوں نے قادیانیوں کی خوشنودی کے لئے آئین سے جداگانہ طرز انتخاب کے طریقہ کار کو ختم کردیا' انہوں نے کہا کہ ملک کے عوام کا مطالبہ ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت کو سپریم لا قرار دیا جائے لیکن افسوس حکمران صوبہ سرحد میں شریعت کے نفاذ پر سرحد حکومت کے خلاف سازشیں کررہے ہیں' ملک میں شرعی احکامات پرتنقید کی جارہی ہے' ہم اسلامی نظام کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں' کرسی ہماری منزل نہیں ہے' ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے دعویٰ کیا کہ اس وقت کلیدی عہدوں پر قادیانی افسر تعینات ہیں' انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام بھی جلد ہی صوبائی سطح پر شریعت کے نفاذ کی خوشخبری سنیں گے' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری جنرل مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے ملک میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالی اور انکشاف کیا کہ کشمیر کو قادیانی ریاست بنانے کی کوشش کی جارہی ہے جو عالم اسلام اور کشمیریوں کے خلاف گہری سازش ہے' ایسی ہر سازش کو ناکام بنادیا جائے گا' مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ اگر علماء رکاوٹ نہ بنتے تو آج پاکستان قادیانی ریاست بن جاتا' انہوں نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ موجودہ قادیانی سربراہ نے ۴۰ کروڑ کا بجٹ مخصوص کیا ہے کہ پاکستان میں بار کونسلوں' صحافتی تنظیموں اور انسانی حقوق کی تنظیموں میں قادیانی اپنا اثر ورسوخ پیدا کریں' انہوں نے کہا کہ عامۃ المسلمین بیدار رہیں تاکہ ان کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈالا جاسکے' مجلس کے رہنما مولانا بشیر احمد نے کہا کہ پاکستان میں ناموس رسالت کا قانون تمام یورپ اور عالم کفر کو کھٹکتا ہے۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ پاکستان میں توہین رسالت کے آج تک جتنے مقدمات درج ہوئے ہیں' ان میں سے صرف دس غیر مسلموں کے خلاف ہیں جبکہ باقی ایسے مسلمانوں کے خلاف ہیں جو مرتد ہوچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ امتیازی قانون نہیں بلکہ یہ قانون اقلیتوں کے ساتھ ظلم وزیادتی سدباب کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ قانون ختم ہوگیا تو مسلمان خود توہین رسالت کے واقعات کا فیصلہ کریں گے کیونکہ کوئی مسلمان شان رسالتؐ میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ انہوں مطالبہ کیا کہ حکومت ملک میں ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ کرے مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی نے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی جبکہ مولانا عبداللہ منیر' قاری عبدالرحیم رحیمی اور مولانا عبدالعزیز جتوئی نے قراردادیں پیش کیں۔

قراردادیں

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پورے ملک بالخصوص بلوچستان میں قادیانیوں اور پرویزیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے' کوئٹہ شہر اور چھاؤنی میں ان کے خفیہ مراکز بند کئے جائیں۔

☆...... مسلح افواج اور سول محکموں کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

☆...... اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں نظام اسلام نافذ کیا جائے۔

☆...... فحاشی وعریانی کے تمام ذرائع پر پابندی لگائی جائے۔

☆...... اتوار کی چھٹی ختم کرکے جمعۃ المبارک کی تعطیل بحال کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع سرحد میں شریعت کے نفاذ کا خیر مقدم کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ یہ خوش آئند اقدام ہے۔

☆...... اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ وفاقی حکومت پارلیمنٹ میں قرآن وسنت کی بالادستی کا قانون پیش کرے اور ملک میں شریعت کا نافذ کرے۔

☆...... یہ اجتماع فلسطین' کشمیر' افغانستان اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی جدوجہد کی حمایت کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مملکت اسلامیہ پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع "چناب پلان" کو ایک سازش قرار دیتا ہے جس کا مقصد کشمیر کے تین حصے کرکے ایک حصہ پاکستان' ایک حصہ بھارت اور کشمیر کا ایک بڑا تیسرا حصہ بحیثیت آزاد وخود مختار کشمیر قائم کرکے اس کو قادیانیوں کے حوالے کرنا ہے' پلان کے محرک اعجاز منصور قادیانی ہیں' یہ اجتماع اس پلان کو مسترد کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع ۸/ جون کے سانحہ کی شدید مذمت کرتا ہے جس میں ۱۲ جانیں ضائع ہوگئیں اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجرموں کو گرفتار کرکے اس سانحہ کے پس پردہ محرکات کا سراغ لگا کر عوام کو اس سے آگاہ کیا جائے اور اس کو مذہبی تنازعہ کا رنگ نہ دیا جائے۔

قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں اور استعماری قوتوں کے ایجنٹ کا کام کررہے ہیں اور پاکستان کا شیرازہ منتشر کرنے کے لئے کام کررہے ہیں' ان خیالات کا اظہار ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس بھچہ میں ممتاز علمأ کرام مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا عبدالعزیز جتوئی اور مولانا سید عبدالمالک شاہ نے کیا' علمأ کرام نے کہا' اسرائیل عالم اسلام کا بدترین دشمن ہے' لیکن وہاں بھی قادیانی جماعت کا مشن موجود ہے اور قادیانیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کی کھلی چھٹی ہے' حالانکہ اسرائیل میں عیسائیوں کو تبلیغ کی اجازت نہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی اسرائیل کے لئے عالم اسلام میں جاسوسی کرتے ہیں۔ علمأ کرام نے کہا کہ سادہ لوح مسلمان قادیانیوں کے مکروفریب سے آگاہ نہیں ہوتے' اس لئے دین دار طبقے کا یہ کام ہے کہ مسلمانوں کو قادیانیوں کے عزائم سے آگاہ کریں۔ علمأ کرام نے کہا کہ قادیانیوں نے اس سال قادیانیت کے پرچار کے لئے ۴۰ کروڑ کی رقم مختص کی ہے لیکن اہل حق بے سروسامانی کی حالت میں ان کا مقابلہ کریں گے۔

مستونگ (نمائندہ خصوصی) امریکہ کی جانب سے قادیانیوں کی حمایت کرنا اور قادیانیوں سے متعلق قوانین کی تبدیلی کے لئے دباؤ ڈالنا پاکستان کے دینی اور اندرونی معاملات میں مداخلت ہے جس کا امریکہ کو کوئی حق نہیں۔ کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کی تقرری آئین اور قانون کے منافی ہے' اس لئے ان کو فوراً علیحدہ کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار ختم نبوت کانفرنس مستونگ سے خطاب کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل سندھ کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر خالد محمود سومرو' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا عبدالواحد' مولانا عبداللہ منیر' مولانا انوار الحق حقانی' مولانا عبدالرحیم رحیمی' مولانا مولا بخش' مفتی عبدالستار نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ابھی تک پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم نہیں کیا ہے اور وہ اکھنڈ بھارت یا پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں' اس لئے ان کے غلط عزائم سے پاکستان کو بچانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد کی حکومت قابل مبارک باد ہے کہ اس نے اپنے منشور پر عمل کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے ۹۰ فیصد عوام کا مطالبہ پورا کیا اور نفاذ شریعت بل منظور کیا۔ صوبہ سرحد کی طرح بلوچستان اسمبلی اور قومی اسمبلی میں بھی نفاذ شریعت بل منظور کیا جانا چاہئے تاکہ پورے ملک میں اسلامی نظام نافذ ہو۔ جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے اور ملک سے سودی نظام کے خاتمہ کے ساتھ بلاسود بینکاری کے نفاذ کا عمل تیز کیا جائے۔ ان علمأ کرام نے مسلم لیگ (ق) سے اپیل کی کہ وہ پنجاب اور سندھ میں بھی نفاذ شریعت بل کی منظوری کے لئے اقدامات کرے۔

دریں اثنأ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی سیکریٹری جنرل مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا ہے کہ پاکستان میں اسلامی تشخص ختم کرنے کے لئے امریکہ اور عالم کفر اربوں روپے خرچ کررہا ہے جبکہ قادیانی' ملت اسلامیہ کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے مخبری کررہے ہیں' ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کی شام دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی طرف سے دیئے گئے عصرانہ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ابتدا سے ہی پاکستان کو ختم کرنے کے درپے تھے۔ تقسیم ہند کے وقت انہوں نے باؤنڈری کمیشن میں اپنا علیحدہ نمائندہ مقرر کیا۔ ان کی وجہ سے مسلم اکثریتی آبادی والا ضلع گورداس پور بھارت میں چلا گیا' جس سے کشمیر کا تنازعہ پیدا ہوا' انہوں نے کہا کہ پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کو قادیانیوں نے قتل کرایا اور اس وقت کے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کو وزیر اعظم بنانے کی کوشش کی۔ مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے میں قادیانیوں کا بڑا کردار ہے۔ حمود الرحمن کمیشن میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ پاکستان اقتصادی کونسل کے چیئرمین مشہور

باقی صفحہ 11پر

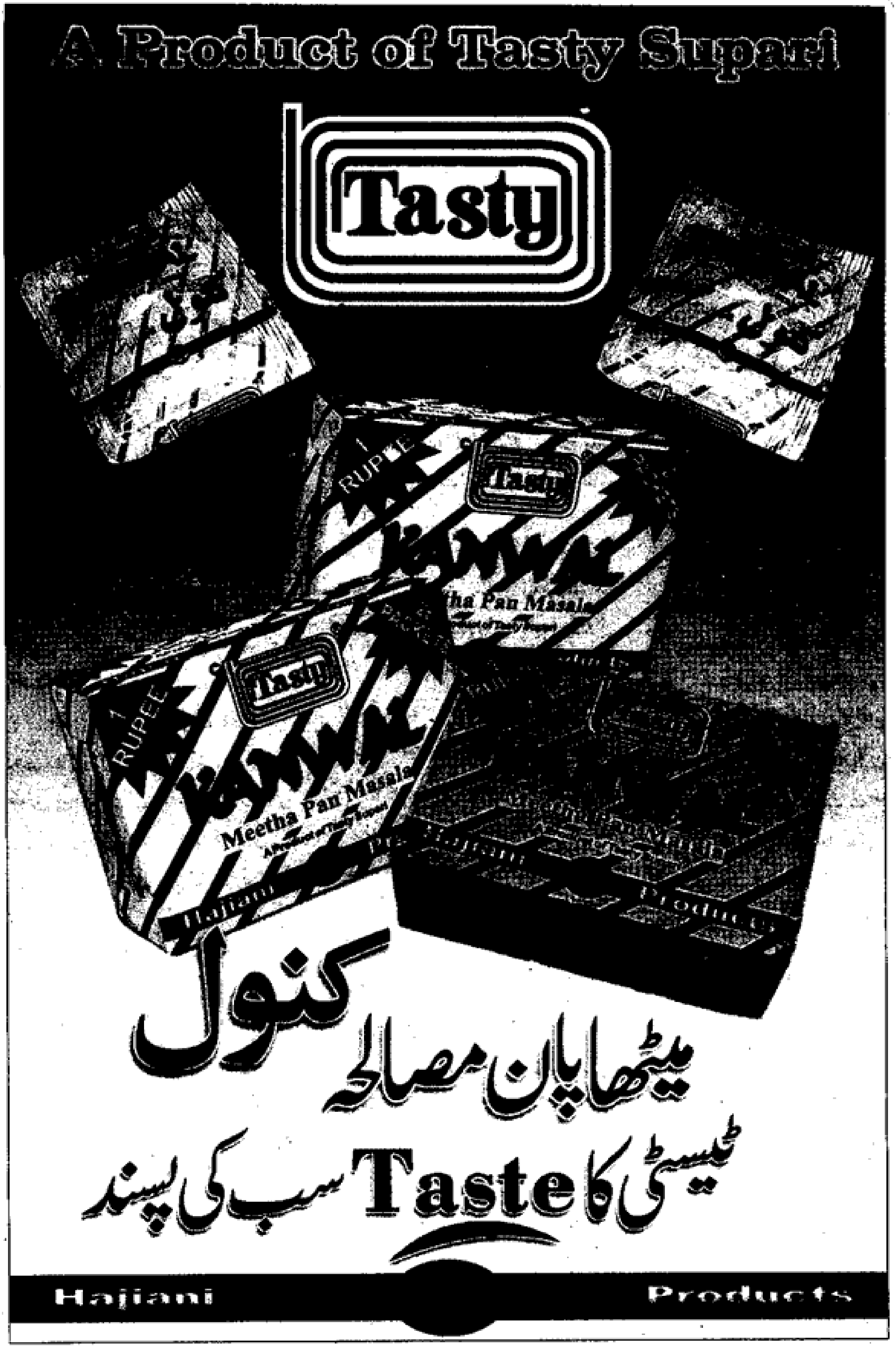
A Product of Tasty Supari
Tasty
1 RUPEE
Meetha Pan Masala
کنول
میٹھا پان مصالحہ
ٹیسٹی کا Taste سب کی پسند
Hajiani
Products

غیبت کا علاج

ابوضیاء الرحمٰن ہزاروی

اجمالی طریقہ:

زبان کو غیبت سے روکنے کے دو طریقے ہیں: ایک اجمالی اور دوسرا تفصیلی۔

اجمالی طریقہ یہ ہے کہ آدمی اس حقیقت پر یقین رکھے کہ غیبت کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے' جیسا کہ روایات وآثار سے اس حقیقت پر شہادت ملتی ہے' نیز یہ کہ غیبت کی وجہ سے قیامت کے روز نیکیاں ضائع ہو جائیں گی کیونکہ غیبت آدمی کی نیکیوں کو اس شخص کی طرف منتقل کر دیتی ہے' جس کی اس نے غیبت کی ہے۔ اگر اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں نہ ہوں تو دوسرے کی برائیاں اس کی برائیوں میں اضافہ کر دیتی ہیں۔ علاوہ ازیں انسان اپنے بھائی کی غیبت کر کے مردار کھانے والے کے مشابہ ہو جاتا ہے' یہ کتنی بڑی رسوائی ہے' اگر کسی کے اعمال نامے میں نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی' لیکن برائیوں کا پلڑا بھاری اور جھکا ہوا ہے' تو یہ شخص دوزخ میں جائے گا' فرض کیجئے ایک شخص کے دونوں پلڑے برابر ہیں' سوئے اتفاق سے اس شخص کے ایک گناہ نے توازن بگاڑ دیا جس کی اس نے غیبت کی تھی اور گناہوں کے پلڑے کو جھکا کر دوزخ کا مستحق بنا دیا' سب سے کم درجہ تو یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب کم ملے یعنی جب سوال' جواب' حساب وکتاب اور مواخذہ ومطالبہ ہو چکے اور کچھ نیکیاں باقی رہ جائیں تو اتنا ثواب نہ ملے جتنا غیبت کا گناہ نہ ہونے کی صورت میں ملتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"ما النار في اليبس باسرع من الغيبة في حسنات العبد."

(احیاء العلوم)

ترجمہ: "خشک چیزوں میں آگ اتنی تیزی سے اثر نہیں کرتی' جتنی تیزی سے غیبت آدمی کی نیکیوں میں اثر کرتی ہے۔"

کسی شخص نے حضرت حسن بصریؒ سے کہا: میں نے سنا ہے کہ آپ میری غیبت کیا کرتے ہیں؟ حسن بصریؒ نے جواب دیا کہ میری نظر میں تمہاری یہ حیثیت نہیں کہ اپنی نیکیاں تمہارے حوالے کروں۔ بہرحال جب آدمی ان روایات پر نظر ڈالے گا اور ان وعیدوں پر غور کرے گا' جو غیبت کے سلسلے میں وارد ہیں تو مارے خوف کے اس کی زبان غیبت پر آمادہ نہیں ہوگی۔ یہ تدبیر بھی مفید ثابت ہو سکتی ہے کہ آدمی غیبت کرنے سے پہلے اپنے باطن پر بھی نگاہ دوڑائے' شاید کوئی ایسا ہی عیب اپنے اندر بھی مل جائے' اگر ایسا ہو تو دوسرے کی غیبت کر کے گناہ کمانے کے بجائے اس کے ازالے کی فکر کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کو یاد کرے:

"اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جسے (اس کا) عیب لوگوں کے عیوب (پر تنقید کرنے) سے روک دے۔"

(بزار عن انسؓ)

اگر کسی شخص کو اپنی باطن میں عیب نظر آئے تو پہلے اپنے نفس کی مذمت کرے اور اسے برا بھلا کہے دوسروں کو برا کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ کتنی شرم کی بات ہے کہ اپنے نفس کو تو کچھ نہ کہا جائے اور دوسروں کو دل کھول کر برا کہا جائے' اسے سوچنا چاہئے کہ جس طرح وہ اپنا عیب دور نہیں کر سکا' اسی طرح دوسرے بھی نہ کر سکے ہوں گے' یہ اس صورت میں ہے جب کہ وہ عیب اختیاری ہو اور اگر پیدائشی ہو تو اس کی مذمت کرنا خالق کی مذمت کرنا ہے' جیسا کہ ایک شخص نے کسی سے کہا: اے بدصورت! اس نے جواب دیا کہ بھائی! اگر خوبصورتی اور بدصورتی میرے اختیار میں ہوتی تو میں اپنا چہرہ اچھا بناتا۔ یہ ایک بڑا عیب ہے کہ آدمی اپنے آپ کو بے عیب خیال کرے' غیبت سے بچنے کے سلسلے میں یہ امر بھی مفید ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے پر دوسروں کو قیاس کرے' یعنی یہ سوچے کہ جس طرح مجھے اپنی غیبت سے تکلیف ہوتی ہے' اسی طرح دوسرے کو بھی میرے غیبت سے تکلیف ہوگی' جس طرح میں اپنے غیبت پر راضی نہیں ہوں' اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی غیبت پر کیا راضی ہوں گے۔

تفصیلی علاج:

تفصیلی طریقہ علاج یہ ہے کہ ان اسباب پر نظر ڈالے جن سے غیبت پر تحریک ہوتی ہے' ہر مرض کا علاج اس کے سبب کا خاتمہ کرکے ہی ممکن ہے۔ غیبت کے اسباب اور محرکات متعدد ہیں' چنانچہ اگر غیبت کا سبب غضب ہو تو اس کا علاج اس طرح کرنا چاہئے کہ اگر میں نے غصہ کیا اور اس پر قابو نہ پایا تو اللہ تعالیٰ غیبت کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوں گے' اس لئے کہ اس نے مجھے غیبت سے منع کیا ہے' اور میں نے غیبت کرکے اس کی نافرمانی کی ہے اور اس کے حکم کو غیر اہم تصور کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"دوزخ کا ایک دروازہ ایسا ہوگا' جس میں صرف وہی شخص داخل ہوگا' جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنا غصہ نکالا ہو۔" (نسائی)

ایک حدیث میں ہے:

"جو شخص اپنے رب سے ڈرتا ہے اس کی زبان بند ہوتی ہے اور وہ اپنا غصہ نہیں نکالتا۔"

(ابو منصور دیلمی عن سہل بن سعدؓ)

بعض انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں میں لکھا ہے:

"اے ابن آدم! اپنے غصے کے وقت مجھے یاد کرلیا کر' میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد کروں گا اور تجھے ان لوگوں کے ساتھ تباہ نہیں کروں گا جو میرے غصے سے تباہ ہونے والے ہیں۔"

(احیاء العلوم)

اگر غیبت کا سبب موافقت ہو یعنی دوستوں کی ہاں میں ہاں ملانے کے لئے کسی کی غیبت کی ہو تو سوچنا چاہئے کہ اگر میں نے مخلوق کی رضا مندی حاصل کر بھی لی تو مجھے کیا فائدہ ہوگا؟ اس صورت میں جب کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہوجائیں گے' کون بے وقوف یہ چاہے گا کہ غیر کی خوشنودی کے لئے میں اپنا آقا کو ناراض کردوں؟

اگر غیبت کا سبب تزکیہ نفس ہے یعنی گناہ کی دوسرے کی طرف نسبت کرکے اپنی برأت کرتا اور اپنے نفس کی پاکی بیان کرتا تو اس موقع پر سوچنا چاہئے کہ باری تعالیٰ کی ناراضگی کے سامنے لوگوں کی ناراضگی کوئی معنی نہیں رکھتی' پھر غیبت سے باری تعالیٰ کی ناراضگی تو یقینی ہے لیکن ان لوگوں کو خوشنودی یقینی نہیں ہے' جن کے سامنے اپنے نفس کی برأت مقصود ہے۔ نیز یہ بھی یقینی نہیں ہے کہ جن لوگوں کی طرف گناہ کی نسبت کی جارہی ہے' لوگ انہیں برا تصور بھی کریں گے یا نہیں؟ دنیا کی سرخروئی ظنی اور وہمی ہے' ملے یا نہ ملے لیکن آخرت کی رسوائی' ذلت اور خسارہ قطعی اور یقینی ہے جو غیبت کے نتیجے میں مل کر رہے گی' کتنی بڑی جہالت اور نادانی ہے کہ لوگوں کی رضا حاصل کرنے کے لئے' جس کا حاصل ہونا ضروری نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کی ناراضگی خریدی جائے؟ اور یہ عذر کرنا سراسر جہالت ہے کہ اگر میں نے غیبت کی تو کیا ہوا؟ فلاں بڑا شخص یا فلاں بڑا عالم بھی تو کرتا ہے' یہ انتہائی احمقانہ حرکت ہوگی؟ پھر عذر کرنے میں اور دوسروں کا حوالہ دے کر اپنی برأت کرنے میں دو گناہ ہیں: ایک غیبت کا گناہ اور دوسرے اس عذر کا گناہ اور "عذر گناہ بدتر از گناہ" ہوتا ہے' ایسا شخص انتہائی کم عقل اور کور باطن ہے کہ بلاوجہ اپنے نامہ اعمال میں دوگنا ہوں کا اضافہ کرے۔

اگر غیبت کا سبب دوسروں پر اپنی برتری کا اظہار ہو تو اس کا علاج اس فکر سے کرے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرا جو کچھ مرتبہ تھا' وہ تو اس غیبت سے باقی نہ رہا' اب اگر دوسروں کی غیبت کرنے سے مجھے کچھ دنیاوی اعزاز و اکرام مل بھی گیا تو اس کی حیثیت ہی کیا ہے' پھر اس کا ملنا تو یقینی بھی نہیں ہے' کیا معلوم لوگ میرا اعتبار کریں یا نہ کریں؟ اگر اعتبار نہ کیا تو رہی سہی عزت بھی خاک میں مل جائے گی اور لوگ جھوٹا سمجھیں گے۔

اگر غیبت کا سبب حسد ہے تو اس میں دوہرا عذاب ہے' ایک عذاب تو حسد کی وجہ سے کہ وہ دنیا کی نعمتوں پر حسد کررہا ہے' حالانکہ یہ نعمتیں زوال پذیر ہیں' حسد سے اس شخص کا کچھ نہیں بگڑتا' اس کو تو نعمتیں میسر ہیں ہی' خود حاسد جسمانی اور ذہنی عذاب میں گرفتار رہتا ہے۔ لہٰذا حسد کی وجہ سے اخروی عذاب کے علاوہ دنیوی عذاب بھی ہے' پھر حاسد نے اس عذاب پر قناعت نہیں کی بلکہ اس کے ساتھ آخرت کے ایک دوسرے عذاب کا اضافہ بھی کرلیا' یعنی اس کی غیبت بھی شروع کردی' یہ شخص خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہے' ارادہ یہ کیا تھا کہ دوسرے شخص کو نقصان پہنچاؤں لیکن خود نقصان اٹھا بیٹھا اور بجائے نفع کمانے کے اپنا راس المال (نیکیاں) بھی اس کی جھولی میں ڈال دیں' اپنا دشمن اور اس کا دوست بن گیا' یاد رکھو! غیبت اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی جس کی تم غیبت کرتے ہو بلکہ خود تمہیں نقصان پہنچاتی ہے' تمہاری نیکیاں اس کی طرف منتقل ہوجاتی ہیں اور اس کی برائیاں تمہارے حصے میں آجاتی ہیں' تم نے حسد کی خباثت کے ساتھ

حماقت بھی ملالی ہے' پھر یہ ضروری نہیں ہے کہ تمہارا حسد محسود کو نقصان ہی پہنچائے' یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تمہارے حسد سے اس کی شہرت وعظمت میں کمی ہونے کے بجائے زیادتی ہوجائے۔

اگر غیبت کا سبب استہزاء ہے تو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ دوسرے کو لوگوں کے نزدیک رسوا کرکے اور اسے طنز وتضحیک کا نشانہ بنا کر تم خود اللہ تعالیٰ کے یہاں رسوائی مول لے رہے ہو' اگر تم اپنے انجام پر نظر ڈالو اور دیکھو کہ قیامت کے دن کتنی زبردست ذلت اور رسوائی اٹھانا پڑے گی'

اگر تم اس انداز سے سوچو گے تو یقیناً دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوگا اور کسی کا مضحکہ اڑانے کی جرأت نہ ہوگی' تم اس کے زیادہ مستحق ہو کہ تمہاری ہنسی اڑائی جائے اور تمہاری بے وقوفی پر قہقہے لگائے جائیں' تم نے دنیا میں ایک شخص کی ہنسی اڑائی اور چند لوگوں کے مجمع میں اسے رسوا کیا لیکن اپنے آپ کو قیامت کے دن کی ذلت کے حوالے کردیا جب انسان اور فرشتوں کا ایک جم غفیر ہوگا اور سب اس کی حماقتوں پر ہنسیں گے' مذاق اڑائیں گے اور سب کے سامنے اسے دوزخ کی طرف اس طرح دھکیلا جائے گا' جس طرح گدھے کو ہنکایا جاتا ہے' وہ شخص الگ خوش ہوگا' جس کی اس نے غیبت کی تھی اور اپنی فتح پر نازاں ہوگا اور اللہ کا شکر ادا کرے گا کہ اگرچہ میں دنیا میں انتقام نہ لے سکا' لیکن آج میری پیاس بجھ گئی' اگر غیبت کا سبب جذبہ شفقت یا تعجب یا بغض للہ ہے تو اگرچہ کسی شخص کو گناہ میں مبتلا دیکھ کر رحم کھانا ایک مستحسن جذبہ ہے لیکن شیطان تمہاری اس نیکی سے حسد کرتا ہے' وہ تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اور تمہاری زبان سے کوئی ایسا لفظ نکلوادے گا' جس کی سزا میں تمہاری نیکیاں اس شخص کی طرف منتقل ہوجائیں گی جس پر تم نے رحم کھایا تھا' اس طرح اس کے نقصان کی تلافی ہوجائے گی' لیکن تم خود ایک ایسے نقصان میں مبتلا ہوجاؤ گے جس کی تلافی ممکن ہے' اور خود قابل رحم بن جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ کرنے کا بھی یہ مطلب نہیں کہ کسی شخص کی غیبت کی جائے' جب تم کسی شخص پر اللہ کے لئے خفا ہوتے ہو تو شیطان تمہیں اجر وثواب سے محروم کرنے کے لئے غیبت میں لگا دیتا ہے اور وہ یہ نہیں چاہتا کہ تم اس ثواب کے مستحق قرار پاؤ جو اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ کرنے کے نتیجے میں ملنے والا ہے۔ یہی حال تعجب کا ہے' اگر تم کسی کے حال پر تعجب کرتے کرتے غیبت میں لگ جاؤ تو دوسرا تمہارے تعجب کا مستحق نہیں ہے بلکہ تمہیں خود اپنے نفس پر تعجب کرنا چاہئے کہ دوسرے کے دین یا دنیا پر تعجب کرتے کرتے اپنا دین ضائع کر بیٹھے اور دنیا میں بھی عذاب کے مستحق ٹھہرے کیونکہ جس طرح تم نے تعجب کے بہانے دوسرے کے پوشیدہ عیوب سے پردہ اٹھایا اور اسے برسر عام ظاہر کیا ہے' اسی طرح تمہارے عیوب بھی ظاہر کئے جائیں گے اور تمہیں بھی رسوا کیا جائے گا' ان سب امراض کا علاج علم و معرفت ہے' جس شخص کا ایمان قوی ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کی حقیقی معرفت رکھتا ہے' اس کی زبان غیبت جیسی سنگین ترین بیماری سے محفوظ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس موذی مرض سے محفوظ فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

☆☆

۱۴۵۰ امریکیوں کا قبول اسلام

اوکلا ہوما' امریکہ (نمائندہ خصوصی) امریکی میڈیا پر قابض یہودیوں کے اسلام کو دہشت گردی سے متہم کرنے کے منفی پروپیگنڈے کے باوجود اوکلا ہوما' امریکہ میں ایک سال کے عرصے میں تقریباً ۱۴۵۰ امریکیوں نے اسلام قبول کیا ہے' جن میں اکثریت خواتین کی ہے۔ ان نومسلموں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد غیر مسلموں کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کی بھرپور نشاندہی کی ہے۔

بقیہ ختم نبوت کانفرنس

قادیانی ایم ایم احمد نے مشرقی پاکستان کو اقتصادی امداد سے جان بوجھ کر محروم رکھا' جس سے احساس محرومی پیدا ہوا۔ ایم ایم احمد نے نیوی بجٹ کو جاری نہیں کیا جس سے اسے نقصان ہوا۔ امریکہ' برطانیہ اور یورپی ممالک سے کروڑوں ڈالر لئے جاتے ہیں جن کا کوئی آڈٹ نہیں ہوتا' قادیانی مسلمانوں میں انتشار اور تفرقہ پیدا کرنے کے لئے سرمایہ خرچ کررہے ہیں اور فرقہ پرستی کو ہوا دے رہے ہیں۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے انکشاف کیا کہ مسئلہ کشمیر پر بھارت سے بات چیت کے لئے قادیانی افسروں کو نامزد کیا گیا ہے اور امریکہ میں مشہور قادیانی اعجاز منصور اس سلسلے میں اہم کردار ادا کررہا ہے' انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان قادیانیوں کی سازش سے چوکنا رہیں۔ کسی ملک' جماعت یا تنظیم سے تعلق رکھیں لیکن اس مسئلہ پر اتحاد کا مظاہرہ کریں۔

امام ابوحنیفہؒ

ذکاوت و ذہانت کے آئینہ میں

ابوسجاد صدیق احمد

وہ شخص اولیاء اللہ میں سے ہے:

۱:..... ایک شخص نے امام ابوحنیفہؒ کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے امام صاحب سے معلوم کیا کہ تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو جو جنت کی آرزو نہیں کرتا' جہنم سے ڈرتا نہیں' اللہ تعالیٰ سے خوف نہیں کرتا' مردار کھاتا ہے' بلا رکوع و سجود کے نماز پڑھتا ہے' اس چیز کی شہادت دیتا ہے جسے دیکھا تک نہیں' حق بات کو ناپسند کرتا ہے اور فتنہ کو پسند کرتا ہے' رحمت خداوندی سے بھاگتا ہے اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہے؟ امام ابوحنیفہؒ جانتے تھے کہ جس شخص نے ان سے سوال کیا ہے' وہ ان سے شدید بغض رکھتا ہے' فرمانے لگے کہ تم نے ان مسائل کی بابت سوال کیا ہے' جنہیں تم خود جانتے ہو' اس نے کہا کہ نہیں' لیکن یہ باتیں بہت بری ہیں' ان سے بری کوئی چیز نہیں' اس لئے آپ سے سوال کیا۔ امام صاحبؒ نے شاگردوں سے پوچھا کہ ان صفات والے آدمی کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ ان سب نے یک زبان ہوکر عرض کیا کہ جس کی یہ صفات ہوں وہ بدترین انسان ہے۔ امام ابوحنیفہ مسکرائے اور فرمایا کہ اگر میں ثابت کردوں کہ وہ آدمی اولیاء اللہ میں سے ہے تو تم مجھ کو برا بھلا کہنا بند کردو گے اور اپنے کندھے پر محافظ فرشتوں کو وہ چیز لکھنے پر مجبور نہیں کروگے' جو تمہیں نقصان دیں؟ اس آدمی نے کہا: جی ہاں! اس پر امام صاحب نے فرمایا:

"تمہارا یہ کہنا کہ جنت کی آرزو نہیں کرتا اور جہنم سے ڈرتا نہیں' تو یہ آدمی جنت کے مالک کی آرزو رکھتا ہے اور جہنم کے مالک سے ڈرتا ہے' تمہارا یہ کہنا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا' اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سے نہیں ڈرتا کہ وہ اپنے عدل اور اپنے فیصلہ میں کسی پر ذرا بھی ظلم نہیں کریں گے۔ خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وما ربک بظلام للعبید" تمہارا یہ کہنا کہ وہ مردار کھاتا ہے' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی مچھلی کھاتا ہے' تمہارا یہ کہنا کہ بلا رکوع اور سجود کے نماز پڑھتا ہے' مطلب یہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھتا ہے' نیز صلوٰۃ کے معنی درود کے بھی ہیں' لہٰذا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے' تمہارا یہ کہنا کہ بے دیکھی چیز کی شہادت دیتا ہے' مطلب یہ ہے کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی گواہی دیتا ہے۔ تمہارا یہ کہنا کہ حق کو ناپسند کرتا ہے' تو وہ شخص زندگی کو پسند کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوب اطاعت کرے اور موت کو ناپسند کرتا ہے جب کہ موت حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وجاءت سکرۃ الموت بالحق" تمہارا کہنا کہ فتنہ کو پسند کرتا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ مال اور اولاد سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "انما اموالکم واولادکم فتنہ" تمہارا یہ کہنا کہ رحمت سے بھاگتا ہے' تو وہ بارش سے بھاگتا ہے اور تمہارا یہ کہنا کہ یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہے تو وہ آدمی ان دونوں کی ان کے قول: "قالت الیہود لیست النصاریٰ علیٰ شیء وقالت النصاریٰ لیست الیہود علیٰ شیء" میں ان کی تصدیق کرتا ہے۔"

یہ سن کر وہ آدمی کھڑا ہوا' امام صاحبؒ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہا: آپ نے حق فرمایا' میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔

جب امام ابویوسفؒ نے الگ حلقہ درس قائم کرلیا:

خطیب بغدادی نے محمد بن سلمہ سے اور ابوعبداللہ صیمری نے فضل بن غانم سے روایت کیا ہے کہ امام ابویوسفؒ بیمار ہوگئے تو امام ابوحنیفہؒ نے ان کی متعدد بار عیادت کی' آخری مرتبہ جب عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان کو بہت ہی کمزور حالت میں پایا' اناللہ پڑھی اور فرمایا: تمہارے بارے میں توقع ہے کہ تم میرے بعد مومنین کے لئے موجود رہو گے اور تمہاری موت کی مصیبت مومنین پر آئی تو

تمہارے ساتھ علم کا بہت بڑا ذخیرہ ضائع ہو جائے گا۔

ایک روایت یہ ہے کہ اگر یہ نوجوان مرگیا تو روئے زمین پر کوئی نہیں جو اس کی جگہ پُر کر سکے۔ یہ خبر امام ابو یوسف کو پہنچ گئی' ادھر اللہ کے فضل سے انہیں شفا ہو گئی تو دل میں عجب پیدا ہو گیا اور علم فقہ کی اپنی الگ مجلس قائم کر لی۔ امام ابو حنیفہؒ کی مجلس میں جانا چھوڑ دیا' لوگوں کی توجہ ان کی طرف بھی ہوئی' امام صاحب نے ان کے بارے میں لوگوں سے معلومات کیں تو لوگوں نے بتلایا کہ انہوں نے اپنا حلقہ درس الگ قائم کر لیا ہے' ان کو آپ کے تعریفی کلمات پہنچ گئے ہیں۔

امام صاحبؒ نے ایک معتبر آدمی کو بلایا اور فرمایا کہ ابو یوسف بن یعقوب کی مجلس میں جاؤ اور یہ مسئلہ معلوم کرو کہ ایک آدمی نے ایک دھوبی کو کپڑا دیا کہ دو درہم میں اس کو دھو کر دے دے' کچھ دنوں کے بعد جب دھوبی کے پاس کپڑا لینے گیا تو دھوبی نے کپڑے ہی کا انکار کر دیا اور کہا کہ تمہاری کوئی چیز میرے پاس نہیں' وہ آدمی واپس آ گیا' پھر دوبارہ اس کے پاس گیا اور اپنا کپڑا طلب کیا تو دھوبی نے دھلا ہوا کپڑا اسے دے دیا' اب دھوبی کو دھلائی کی اجرت ملنی چاہئے یا نہیں؟ اگر وہ کہیں ہاں تو کہنا آپ سے غلطی ہوئی اور اگر کہیں اس کو مزدوری نہیں ملے گی تو بھی کہنا: غلط' وہ آدمی امام ابو یوسفؒ کی مجلس میں گیا اور مسئلہ معلوم کیا' امام ابو یوسفؒ نے فرمایا اس کی اجرت واجب ہے' اس آدمی نے کہا: غلط' امام ابو یوسفؒ نے غور کیا' پھر فرمایا: نہیں اس کو اجرت نہیں ملے گی' اس آدمی نے پھر کہا: غلط' امام ابو یوسفؒ فوراً اٹھے اور امام ابو حنیفہؒ کی مجلس میں پہنچ گئے۔

امام صاحب نے فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو دھوبی کا مسئلہ لایا ہے؟ امام ابو یوسفؒ نے عرض کیا: جی ہاں! امام صاحبؒ نے فرمایا: سبحان اللہ جو شخص اس لئے بیٹھا ہو کہ لوگوں کو فتویٰ دے' اس کام کے لئے حلقہ درس جمالیا' اللہ تعالیٰ کے دین میں گفتگو کرنے لگا اور اس کا مرتبہ یہ ہے کہ اجارہ کے ایک مسئلہ کا صحیح جواب نہیں دے سکا' امام ابو یوسفؒ نے عرض کیا: استاذ محترم! مجھے بتلا دیجئے۔ امام صاحبؒ نے فرمایا: اگر اس نے دینے سے انکار کے بعد دھویا ہے تو اجرت نہیں کیونکہ اس نے اپنے لئے دھویا ہے اور اگر غصب سے پہلے دھویا تھا تو اس کو اجرت ملے گی اس لئے کہ اس نے مالک کے لئے دھویا تھا۔

خلیفہ منصور کی بیعت اور امام صاحبؒ کی تقریر:

ابو عبداللہ صیمریؒ نے داؤد طائی سے روایت کیا ہے کہ جب خلیفہ منصور عباسی کوفہ آئے تو سب ہی علماً کے پاس خبر بھیجی اور سب کو جمع کیا' جب سب جمع ہو گئے تو تقریر کی کہ خلافت آپ لوگوں کے نبی کے گھر والوں تک پہنچ گئی' اللہ نے اپنا فضل کیا' حق کو قائم فرمایا اور اے جماعت علماً! آپ لوگ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ اس کی اعانت کریں اور اپنے لئے ہدیہ ضیافت اور اللہ کے مال میں سے جو کچھ بھی آپ لوگ پسند کریں' قبول کریں۔ اب آپ لوگ ایسی بیعت کریں جو نفع نقصان کے لئے آپ لوگوں کے امام کے پاس حجت ہو اور قیامت کے دن آپ لوگوں کے لئے امان اور حفاظت ہو' آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بلا امام کے نہ جائیں' وہاں بلا حجت و دلیل رہئے' یہ مت کہئے کہ ہم امیر المومنین سے ڈرتے ہیں' اس لئے حق نہیں کہہ سکتے' علماً نے جواب کے لئے امام ابو حنیفہؒ کی طرف دیکھنا شروع کیا' امام صاحبؒ نے فرمایا اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں اپنی اور آپ سب کی طرف سے بات کروں تو آپ لوگ چپ رہیں' علماً نے کہا ہم بھی چاہتے ہیں' امام صاحبؒ نے تقریر کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے سب تعریفیں ہیں' اس نے حق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت میں پہنچا دیا' ظالموں کے ظلم کو دور کر دیا اور ہماری زبانوں کو حق بات کے لئے گویائی بخش دی' بلاشبہ ہم سب نے اللہ کے امر پر بیعت کی اور آپ کے لئے اللہ کے عہد پر وفاداری کی بیعت کی "الی قیام الساعۃ" اللہ تعالیٰ امر خلافت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے نہ نکالے' خلیفہ منصور نے جوابی تقریر کی اور کہا کہ آپ ہی جیسا آدمی مناسب ہے کہ علماً کی طرف سے خطبہ دے' ان لوگوں نے آپ کا انتخاب کر کے اچھا کیا اور آپ نے بہترین ترجمانی کی' جب سب لوگ باہر آئے تو امام صاحبؒ سے معلوم کیا کہ "الی قیام الساعۃ" سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آپ نے تو اس وقت بیعت توڑ دی؟ امام صاحبؒ نے فرمایا: آپ لوگوں نے حیلہ کیا اور معاملہ میرے سپرد کیا' تو میں نے اپنے لئے حیلہ کر لیا اور آپ لوگوں کو امتحان کے لئے پیش کر دیا' لوگ خاموش ہو گئے اور تسلیم کر لیا کہ حق امام صاحبؒ کا ہی قول ہے۔

ایک مشکل مسئلہ کی گرہ کشائی:

وکیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہؒ' سفیان ثوری' مسعر بن کدامؒ' مالک بن مغول' جعفر بن زیاد اور احمد الحسن بن صالحؒ کو میں نے دیکھا' وہ لوگ کوفہ میں ایک دعوت ولیمہ پر جمع ہوئے' اس ولیمہ میں معززین بھی تھے اور غلام بھی۔ ایک آدمی نے اپنی دو لڑکیوں کی ایک شخص کے دو لڑکوں کے ساتھ شادی کی تھی' جب سب لوگ جمع ہو گئے تو ولی امر باہر آیا اور عرض کرنے

لگا کہ ہم بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں' لوگوں نے کہا کہ وہ کیا مصیبت ہے؟ اس نے کہا کہ ہم اسے پوشیدہ رکھنا پسند کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ غلطی یہ ہوگئی کہ رات ہر ایک کے پاس دوسرے کی بیوی سلادی گئی' امام صاحب نے فرمایا: کیا دونوں نے جماع بھی کرلیا ہے؟ اس نے کہا ہاں! اس پر سفیان ثوریؒ بولے: یہ معاملہ ایسا ہے کہ بعینہ ایسے ہی معاملہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ موجود ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ نے وہ معاملہ حضرت علیؓ کے پاس بھیجا تھا تو حضرت علیؓ نے فیصلہ دیا کہ دونوں مردوں پر مہر واجب ہے' اس صحبت کی وجہ سے جو انہوں نے کی اور دونوں عورتیں اپنے شوہر کی طرف بھیج دی جائیں' ان لوگوں کے اوپر اور کچھ نہیں ہے' سارے لوگ خاموش سفیان ثوریؒ کی باتیں سن رہے تھے اور بہت اچھا سمجھ رہے تھے امام ابو حنیفہؒ بھی چپ تھے۔

امام مسعر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ابوحنیفہؒ تم اس مسئلہ میں کچھ بولو؟ اس پر سفیان ثوریؒ بولے: وہ اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: دونوں دولہوں کو میرے پاس لاؤ' چنانچہ وہ لائے گئے' امام صاحب نے ہر ایک سے پوچھا: جو عورت رات تمہارے پاس تھی' تم اس کو پسند کرتے تھے؟ ہر ایک نے کہا: ہاں! پھر پوچھا: تمہاری بیوی جو تمہارے بھائی کے پاس ہے' اس کا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلانہ بنت فلاں۔ امام صاحب نے فرمایا: کہو اس کو طلاق' اور ہر ایک نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی' اس کے بعد امام ابوحنیفہؒ نے خطبہ نکاح پڑھا اور جو عورت جس کے پاس تھی' اس عورت کا اس سے نکاح پڑھا دیا اور فرمایا از سر نو دوسری شادی قرار دے دو' لوگوں نے امام صاحبؒ کے عمل و فتویٰ پر تعجب کیا' مسعر بن کدام اٹھے اور امام ابوحنیفہؒ کی پیشانی چوم لی اور کہا کہ لوگ مجھ کو ان سے محبت کرنے پر ملامت کرتے ہیں؟ امام سفیان ثوریؒ چپ رہے اور انہوں نے کچھ نہ کہا۔

لقد عجزت النساء:

شریک سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ جارہے تھے' ہمارے ساتھ سفیان ثوریؒ ابن شبرمہ' ابن ابی لیلیٰ' ابوحنیفہؒ' ابوالاحوص اور حبان بھی تھے۔ جنازہ ایک بوڑھے سید زادے کا تھا' جنازہ میں کوفہ کے بڑے بڑے لوگ موجود تھے' سب ساتھ چل رہے تھے کہ اچانک جنازہ رک گیا' لوگوں نے معلومات کیں کہ کیا ہوا؟ معلوم ہوا کہ اس لڑکے کی ماں بیتاب ہوکر نکل پڑی' جنازہ پر اپنا کپڑا ڈال دیا اور اپنا سر کھول دیا' عورت ہاشمی اور شریفہ تھی' اس میت کے باپ نے چلا کر کہا: واپس جاؤ مگر اس نے واپس ہونے سے انکار کردیا' باپ نے قسم کھائی کہ لوٹ جا ورنہ تجھے طلاق' جب کہ ماں نے بھی قسم کھائی کہ اگر میں نماز جنازہ سے پہلے لوٹوں تو میرے سارے غلام آزاد۔

الغرض ایک دوسرے کے ساتھ مشغول کلام ہوگئے' اب کیا ہوگا؟ کوئی جواب دینے والا نہیں تھا' میت کے باپ نے امام ابوحنیفہؒ کو آواز دی کہ میری مدد کرو' امام صاحبؒ آئے اور عورت سے معلوم کیا: قسم کس طرح کھائی؟ اس نے بتلادیا' باپ سے پوچھا تم نے کس طرح قسم کھائی؟ اس نے بھی بتلادیا۔ امام صاحب نے باپ کو حکم دیا کہ نماز جنازہ پڑھاؤ' جو لوگ آگے نکل گئے تھے واپس ہوئے' باپ کے پیچھے صف بندی ہوئی اور نماز جنازہ پڑھی گئی' امام صاحب نے فرمایا قبر کی طرف لے جاؤ اور اس کی ماں سے کہا: اب تم گھر چلی جاؤ' اس پر ابن شبرمہ کہنے لگے: "لقد عجزت النساء......" یعنی عورتیں آپ جیسا پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔ علمی نکات بیان کرنے میں آپ کو نہ کوئی مشقت ہوتی ہے اور نہ پریشانی۔

یک نہ شد' دو شد:

عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام ابوحنیفہؒ سے دریافت کیا کہ میں اپنی دیوار میں جنگلا کھولنا چاہتا ہوں' امام صاحب نے فرمایا: جو چاہو کھول لو لیکن پڑوسی کے گھر میں تاک جھانک مت کرنا' جب وہ کھڑکی کھولنے لگا تو اس کا پڑوسی ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی' انہوں نے اس کو کھڑکی کھولنے سے منع کردیا' اب وہ بھاگا ہوا امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں پہنچا' امام صاحبؒ نے فرمایا: اچھا جاؤ' اب دروازہ کھول لو' وہ دروازہ کھولنے لگا' تو اس کا پڑوسی اس کو ابن ابی لیلیٰ کے پاس لے آیا' انہوں نے منع کردیا' وہ پھر امام ابو حنیفہؒ کی خدمت میں آیا اور صورت حال بتائی۔ امام صاحبؒ نے پوچھا: تمہاری کل دیوار کی کیا قیمت ہے؟ اس نے عرض کیا: تین اشرفیاں' امام صاحب نے فرمایا: یہ تین اشرفیاں میرے ذمہ ہیں' جا اور ساری دیوار گرادے' وہ آیا اور دیوار گرانے لگا' پڑوسی نے منع کردیا اور اس کو لے کر ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا' ان سے شکایت کی' ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا: وہ اپنی دیوار گراتا ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟ چنانچہ اس آدمی سے فرمایا: جا گرادے اور جو کچھ تیرا جی چاہے کر' پڑوسی نے کہا کہ آپ نے مجھے کیوں پریشان کیا؟ اور ایک جنگلا کھولنے سے منع کردیا؟ کھڑکی کو کھولنا میرے لئے آسان تھا' اب وہ ساری دیوار گرائے گا' ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا: یہ آدمی ایسے شخص کے پاس جاتا ہے جو میری غلطی بتلاتا ہے' اب جب میری غلطی واضح ہوگئی تو میں کیا کروں؟

امام صاحبؒ کی شان ہی عجیب تھی:

عبداللہ بن مبارکؒ سے یہ بھی روایت ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ سے یہ مسئلہ معلوم کیا کہ دو آدمی ہیں' ایک کے پاس ایک درہم ہے اور دوسرے کے پاس دو درہم۔ یہ سب دراہم آپس میں مل گئے اور دو درہم کھو گئے' پتہ کچھ نہیں کہ کون سے درہم کھو گئے؟ امام صاحبؒ نے فرمایا: باقی درہم دونوں کا ہے' دو درہم والے کے دو حصے' ایک درہم والے کا ایک حصہ۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے ابن شبرمہ سے ملاقات کی اور یہی مسئلہ معلوم کیا' انہوں نے فرمایا کسی اور سے معلوم کیا؟ عرض کیا: ہاں! امام ابوحنیفہؒ سے' تو انہوں نے فرمایا کہ ابوحنیفہؒ نے یہ جواب دیا کہ جو درہم بچ رہا ہے' اس کے دو ثلث دو درہم والے کا' ایک ثلث ایک درہم والے کا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں' اس پر فرمایا: ان سے غلطی ہو گئی' دیکھو جو دو درہم ضائع ہوئے' ان میں سے ایک تو ضرور دو درہموں میں سے ہے' باقی ایک ضائع ہونے والا درہم ان دونوں کا ہو سکتا ہے' اسی طرح جو درہم باقی رہا' وہ دونوں کا نصف' نصف ہے' عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ جواب بہت ہی اچھا معلوم ہوا۔

اس کے بعد امام ابوحنیفہؒ سے ملاقات ہوئی' ان کی عجیب ہی شان تھی' اگر ان کی عقل کو نصف دنیا کی عقل سے تولا جائے تو بڑھ جائے' وہ مجھ سے فرمانے لگے کہ تم ابن شبرمہ سے ملے اور انہوں نے فرمایا کہ علم اس بات کو محیط ہے کہ ضائع ہونے والا دو درہموں میں سے ایک ہے اور بچا ہوا درہم ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں' تو امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: جب تینوں درہم مل گئے تو آپس میں شرکت واجب ہو گئی' پھر ایک درہم والے کا حصہ ہر درہم کا ثلث ہو گیا اور دو درہم والے کا حصہ ہر درہم میں دو ثلث ہوا' تو جو درہم بھی کھویا گیا وہ دونوں کا کھویا گیا اور دونوں کا حصہ گیا۔

یہ ایسی چیز ہے' جس کا الہام منجانب اللہ ہوا ہے:

عبداللہ بن مبارکؒ سے یہ بھی روایت ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ کو مکہ مکرمہ کے راستہ میں دیکھا کہ ان کے لئے ایک گائے کا بچھڑا بھونا گیا' ساتھیوں کی خواہش ہوئی کہ اسے سرکہ سے کھائیں' لیکن سرکہ ڈالنے کے لئے برتن نہیں تھا' لوگ حیران تھے کہ کس طرح سرکہ نکالیں' اتنے میں امام ابوحنیفہؒ کو دیکھا کہ ریتلی زمین میں گڑھا کھودا' پھر اس پر دسترخوان بچھایا اور دسترخوان پر سرکہ ڈال لیا اور لوگوں نے سرکہ کے ساتھ بھنا ہوا گوشت کھایا اور کہنے لگے: آپ ہر چیز کو نہایت عمدہ طور پر کرتے ہیں۔ امام صاحبؒ نے فرمایا: خدا کا شکر کرو! یہ ایسی چیز ہے' جس کا الہام اللہ کے فضل سے ہوا ہے۔

امام صاحب کی ذہانت سے سازشی مایوس:

امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ میں ابن ہبیرہ کے پاس تھا' مجھے جیل جانے کا حکم سنایا جا چکا تھا' ایک شخص نے سازش کی اور جیل کے دروازہ پر آ بیٹھا اور سوال کیا: اے ابوحنیفہؒ! جس آدمی کو سلطان اعظم نے کسی کے قتل کا حکم دیا ہو' کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اس کو قتل کرے؟ امام صاحب نے سوال کو سائل پر پلٹ دیا اور پوچھا: کیا اس کا قتل واجب تھا؟ اس شخص نے کہا: ہاں! اس کا قتل واجب تھا۔ اس پر امام صاحب نے کہا: تو پھر قتل کر دو۔ اس آدمی نے پھر پلٹ کر سوال کیا: اگر اس آدمی پر قتل واجب نہ رہا ہو؟ اس پر امام صاحب نے فرمایا کہ سلطان اعظم ایسے شخص کے قتل کا حکم نہیں دے سکتے' جس کا قتل واجب نہ ہوا ہو۔

☆☆..............☆☆

بقیہ اخبار عالم

کے سدباب کی کوشش کیا کرتے تھے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ کسی پلیٹ فارم سے کام کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ پیرانہ سالی کے باوجود قادیانیت کی راہ مسدود کرنے کے لئے وہ خود میدان عمل میں اترتے تھے۔ ان کی زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے سدباب سے عبارت تھی۔ اس حوالے سے انہوں نے مثالی کردار ادا کیا۔ ان کی وفات سے تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم باب بند ہو گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا احمد میاں حمادی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' محمد انور اور دیگر تمام اراکین جماعت کی جانب سے ادارہ ختم نبوت صوفی ایاز خان نیازی کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے لئے ان کی مثالی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے' ان کی سیئات سے درگزر فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے آگاہ رہنے کے لئے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کا مطالعہ کرتے رہئے۔

مرزائے قادیان کی عبرتناک ناکامی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حال ہی میں لاہوری مرزائیوں کا شائع کردہ ایک پمفلٹ نظر سے گزرا' جس میں لاہوری' مرزائیوں کے امیر اول مسٹر محمد علی صاحب ایم اے کے "دو خطبے" درج ہیں۔ یہ پمفلٹ غالباً ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کے دو اقتباس قارئین کی خدمت میں ہدیہ کرتا ہوں:

۱:...... "یورپ میں اسلام کے خلاف خوفناک طیاریاں" کے زیر عنوان فرماتے ہیں:

"آج ایک صاحب کا خط آیا ہے' ان سے میری معمولی ملاقات ہے' جہاں تک یاد پڑتا ہے کسی چائے کی مجلس میں تعارف ہوا تھا' آج کل وہ حصول تعلیم کی غرض سے ولایت میں ہیں' وہیں سے انہوں نے یہ خط تحریر کیا ہے' اس میں لکھتے ہیں:

"اس عیسائی دنیا میں بحیثیت مذہب اسلام کو مٹا دینے کے لئے بہت اہتمام سے تیاریاں ہو رہی ہیں' بے شمار کتابیں اسلامی ممالک اور اسلامی معاشرت کے متعلق چھپ رہی ہیں' تاکہ عیسائی مبلغین کو ان ممالک میں عیسوی تبلیغ میں امداد دے سکیں' مسلمانوں کے عادات' خصائل' رسم و رواج' ان کے نقائص' ان کی خوبیاں' سب کچھ عیسائی پادری کی معلومات کا حصہ بن رہی ہیں' اس کے علاوہ تقریباً ہر یونیورسٹی میں ایک عالم و فاضل پروفیسر آف اسلامکس مقرر ہے' جو عام طور پر پادری یا یہودی ہوتا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے علیحدہ علیحدہ مشن ہیں' جو ایشیا اور افریقہ میں نہایت کامیاب کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار پادری اور دوسرے عیسائی عربی زبان کی تعلیم حاصل کرتے رہتے ہیں' اور عربی کے فاضل انگلستان میں افغانستان یا ایران سے زیادہ ہوں گے' اور یہ سب اہتمام تخریب اسلام پر صرف ہو رہے ہیں۔"

مسٹر محمد علی کا یہ اقتباس قادیانیوں کے لئے عبرت کا مرقع اور قادیان کے نام نہاد مسیح کی ناکامی پر زبردست شہادت ہے' قادیانی مسیح ۱۹۰۸ء میں مر چکا تھا' لیکن اس کا دجال اس کے تیس سال بعد ۱۹۳۸ء میں بھی' بقول مسٹر محمد علی کے "افریقہ اور ایشیا میں نہایت کامیاب کام کر رہا تھا" اور اس کا یہ "سب اہتمام تخریب اسلام پر صرف ہو رہا تھا۔"

۲:...... "چند قابل غور اعداد و شمار" کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

"ہم میں سے بعض لوگ اٹھتے ہیں اور کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ یورپ مذہب سے بیزار ہو چکا ہے' اس لئے اس کے سامنے مذہب کو' قرآن کو پیش کرنا مفید نہیں ہو سکتا' اب یورپ کے لوگ مذہبی باتوں کو سننے کے لئے تیار نہیں' لیکن ایسا کہنے والے یہ نہیں سوچتے کہ اگر یورپ مذہب سے بیزار ہو چکا ہے تو اس کا قدم اپنی مذہبی کتاب یعنی بائبل کی اشاعت میں اس قدر آگے کیوں بڑھ رہا ہے؟ ذرا غور کیجئے کہ ۱۸۹۲ء تک بائبل کا ترجمہ دنیا کی تین سو مختلف زبانوں میں ہو چکا تھا' ۱۹۰۶ء میں یعنی چودہ سال بعد ایک سو زبانوں کا اور اضافہ ہو گیا' (پھر) ۱۹۱۷ء میں یعنی اور گیارہ سال بعد یہ تعداد پانچ سو تک پہنچ گئی' ۱۹۲۸ء میں یعنی اور گیارہ سال بعد چھ سو زبانوں میں ان لوگوں نے بائبل کا ترجمہ کر دیا' اور اس کے بعد ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۷ء یعنی ۹ سال کے عرصے میں یہ تعداد ۷۱۲ مزید زبانوں تک پہنچ گئی' گویا آخری نو سالوں میں ۱۱۲ مزید زبانوں میں بائبل کے ترجمے ہو گئے۔" (ص ۲۲'۲۳)

دیکھا مرزا غلام احمد کی "کسر صلیب" کا

کرشمہ! ۱۸۹۱ء میں جب کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مجددیت کو بارہ' تیرہ سال گزر چکے تھے' مرزا نے مسیح موعود بن کر بزعم خود عیسائیت کو پاش پاش کرنا شروع کیا' صلیب کو توڑ ڈالا' دجال کو قتل کر ڈالا' مگر مرزا قادیانی کے دور سے ۱۹۳۷ء تک سات سو بارہ زبانوں میں بائبل کے ترجمے ہوئے' اور مرزا صاحب کی مسیحیت اپنے قتل شدہ دجال اور ٹوٹی ہوئی صلیب کے ساتھ ان خوفناک کارناموں کا منہ تکتی رہی۔

اور یہ تو بائبل کی اشاعت میں ترقی کا نقشہ مسٹر محمد علی نے کھینچا ہے' خود عیسائیت کو مرزا قادیانی کی مسیحیت کی بدولت کتنی ترقی ہوئی؟ اس کے لئے یورپ' افریقہ اور ایشیا بلکہ برصغیر پاک و ہند کے اعداد و شمار جمع کرنے کی بھی ضرورت نہیں' بلکہ قادیان کے ضلع گورداسپور کی عیسائی مردم شماری کا نقشہ دیکھ لینا کافی عبرت آموز ہے۔ وھو ھذا:

سال	عیسائیوں کی آبادی
۱۸۹۱ء	۲۴۰۰
۱۹۰۱ء	۳۴۷۱
۱۹۱۱ء	۲۳۳۶۵
۱۹۲۱ء	۳۲۸۳۲
۱۹۳۱ء	۴۳۲۴۳

گویا جب سے مرزائیت نے جنم لیا ہے' عیسائیت روزافزوں ترقی کر رہی ہے' اس قلیل عرصہ میں صرف قادیان کے اپنے ضلع گورداسپور میں عیسائی اٹھارہ گنا بڑھ گئے۔ جب تک مرزا صاحب صرف مجدد تھے' انہوں نے اپنے ضلع میں چوبیس سو عیسائی بنائے' جب مسیح موعود بن گئے تو دس سال کے عرصہ میں اکیس سو مزید عیسائیوں کا اضافہ ہوا اور جب وہ اس سے بھی ترقی کر کے "ظل نبی" بنے' تو عیسائیت نے دس سال کے عرصہ میں سینکڑوں کی بجائے ہزاروں کے اعتبار سے ترقی شروع کر دی۔ قادیانی نبوت کی پہلی دہائی میں بیس ہزار' دوسری میں ۹ ہزار اور تیسری میں گیارہ ہزار عیسائیوں کا اضافہ (خود ساختہ) "مسیح موعود" کے اپنے ضلع میں ہوا۔ عبرت! عبرت!! عبرت!!!

اب ناظرین مرزا قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ غور سے پڑھیں اور مندرجہ اعداد و شمار کی روشنی میں خود فیصلہ کریں؟

"میرا کام' جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں' یہ ہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں' اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں' پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں' اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں' پس مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے؟ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے؟ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا' جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا' تو پھر میں سچا ہوں...... اور اگر کچھ نہ ہوا' اور میں مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔" (اخبار "بدر" ج ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۴' "الہدیٰ" نمبر ص ۴۳ بحوالہ "قادیانی مذہب" جدید ایڈیشن ص ۳۵۱)

مرزا صاحب ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو وبائی ہیضہ سے مر گئے' مگر عیسائیت کی ترقی ان سے نہ رک سکی' اس لئے مرزا صاحب کی وصیت کے مطابق' سب لوگ گواہ رہیں کہ مرزا جھوٹا تھا۔

آپ شاید سوال کریں گے کہ پھر مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی غرض و غایت کیا تھی؟ اس کا جواب یہ ہے: اسلام کو گالیاں دینا' مسلمانوں کو کافر بنانا' انگریزوں کے لئے جاسوسی کرنا' اور عیسائیوں کے اصول تسلیم کر کے عیسائیت کی مدد کرنا۔

اس اجمال کی تفصیل بھی پھر عرض کی جائے گی' سردست یہ سن لیجئے کہ مرزا قادیانی نے اپنی امت کو اسلام کے خلاف زہر اگلنے اور اسے مغلظات سنانے کی کیسی مشق کرائی تھی۔ راقم الحروف نے لاہوری مرزائیوں کے ایک اہم رکن جناب ڈاکٹر اللہ بخش صاحب چیف ایڈیٹر ہفت روزہ "پیغام صلح" لاہور کو اسلام کی دعوت دی تھی' اور دلائل کے ساتھ مرزا غلام احمد کی مسیحیت کا غلط ہونا ثابت کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب میرے دلائل سے ایسے مبہوت ہوئے کہ انہوں نے نفاق کا لبادہ اتار کر اسلام ہی سے برأت کا اظہار و اعلان کر دیا' وہ مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

"آپ مجھے یہ دعوت دیتے ہیں کہ میں جمہور مسلمانوں کی راہ پر آؤں' تو سوال یہ ہے کہ وہ کون سی صورت اور شکل اسلام کی ہے جو میں اختیار کروں؟ کیونکہ اس وقت تہتر فرقے موجود ہیں' اور ہر فرقہ اپنے آپ کو ناجی کہتا ہے' (یہ تو مرزا صاحب سے پہلے بھی موجود تھے' کیا اس

وقت بھی لوگوں کو اسلام چھوڑ دینا چاہئے تھا؟...... راقم) میرے دوست! آپ مجھے کس اسلام کی طرف بلانا چاہتے ہیں؟ وہ اسلام جس میں کوئی حرکت وطاقت باقی نہیں رہی' وہ اسلام جو علم وسائنس کے زمانے میں کوئی ہوشمند انسان قبول نہیں کرسکتا' وہ اسلام جو صرف رسم ورواج اور لفظ پرستی' ظاہر پرستی کا مجموعہ' حقیقت سے خالی اور روح سے مردہ ہو چکا ہے۔"

(پیغام صلح ۲/ اگست ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۲)

سن لیا آپ نے! مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد کے مسیح موعود بننے کی بدولت اب اسلام میں کوئی حرکت وطاقت باقی نہیں رہی' وہ حقیقت سے خالی' روح سے عاری اور مردہ ہو چکا ہے اور کوئی ہوش مند مرزائی علم وسائنس کے زمانے میں اسلام قبول نہیں کرسکتا۔ یہ تو امت مرزائیہ کے ایک اہم رکن کی اسلام کے بارے میں رائے تھی' اب امت مرزائیہ کے قادیانی نبی کی رائے اسلام کے بارے میں سنئے! اسلام کا عقیدہ ہے کہ وحی نبوت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہو چکی ہے۔ مرزا قادیانی اس عقیدہ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"وہ دین' دین نہیں ہے' اور نہ وہ نبی نبی ہے' جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہوسکے (یعنی نبی بن سکے)۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے' جو صرف یہ سکھاتا ہے کہ چند منقولی باتوں پر (یعنی قرآن وحدیث پر) انسانی ترقیات کا انحصار ہے' اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے...... سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں' شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔"

اسی سلسلہ میں دوسری جگہ لکھتا ہے:

"اور اگر یہ کہا جائے کہ اس امت پر قیامت تک دروازہ مکالمہ' مخاطبہ اور وحی الٰہی کا بند ہے' تو پھر اس صورت میں کوئی امتی' نبی کیونکر کہلا سکتا ہے؟ کیونکہ نبی کے لئے ضروری ہے کہ خدا اس سے ہم کلام ہو' تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس امت پر یہ دروازہ ہرگز بند نہیں ہے' اور اگر اس امت پر یہ دروازہ بند ہوتا تو یہ امت ایک مردہ امت ہوتی اور خدا تعالیٰ سے دور اور مہجور ہوتی۔"

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے' اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات ومخاطبات الٰہیہ کا بند ہے' اگر یہ معنی ہوتے تو یہ امت ایک لعنتی امت ہوتی' جو شیطان کی طرح ہمیشہ سے خدا تعالیٰ سے دور ومہجور ہوتی۔"

"ایسا نبی (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کیا عزت' اور کیا مرتبت' اور کیا تاثیر اور کیا قوت قدسیہ اپنی ذات میں رکھتا ہے' جس کی پیروی کے دعویٰ کرنے والے صرف اندھے اور نابینا ہوں' اور خدا تعالیٰ اپنے مکالمات و مخاطبات سے ان کی آنکھیں نہ کھولے' یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے' اور آئندہ کو قیامت تک اس کی بھی کوئی امید نہیں' صرف قصوں کی (یعنی قرآن وحدیث کی) پوجا کرو' پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے؟ جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا' جو کچھ ہیں قصے ہیں۔"

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا' میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں' نہ کہ رحمانی' اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے' اور اندھا رکھتا ہے' اور اندھا ہی مارتا' اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے' مگر میں ساتھ ہی خدائے کریم ورحیم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے' بلکہ دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط سچی اور کامل اتباع ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہوسکتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۸۲' ۱۸۳' روحانی خزائن ص ۳۵۳' ۳۵۴ ج ۲۱)

مرزا قادیانی کی ان تحریروں کا لب لباب یہ

ہے کہ یا تو مجھے نبی مانو اور تسلیم کرو کہ مجھ پر بھی قرآن کریم جیسی قطعی وحی نازل ہوتی ہے ورنہ اسلام شیطانی مذہب ہے' لعنتی اور قابل نفرت دین ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت باطل' اور آپ کی تمام امت اندھی ہے' اور قرآن و حدیث محض پرانے قصے ہیں...... اور چونکہ اس امت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہوا' جس کو مرزا قادیانی کے نزدیک نبوت کا منصب عطا کیا گیا ہو چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے' اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں' تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں' اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں' ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں' کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے' اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔" (حقیقت الوحی ص ۳۹۱' روحانی خزائن ص ۴۰۶ تا ۴۰۷ ج ۲۲)

باقی صفحہ 21 پر

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص صبح و شام تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرے یوں کہے: "اللھم انی اسئلک الجنۃ" بہشت خود اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتی ہے کہ "اے اللہ! اس کو بہشت میں داخل فرما۔" اور تین مرتبہ یہ کہہ کر جہنم سے پناہ مانگے: "اللھم اجرنی من النار" تو دوزخ خود اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتی ہے کہ "اے اللہ! اس کو دوزخ سے بچا۔" (مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی و نسائی)

یورپی یونین میں شامل ممالک قادیانیوں کی شہریت منسوخ کریں

لندن (نمائندہ خصوصی) برطانیہ کی مختلف مساجد' جامع مسجد کراؤلے' لنکنشن مسجد' جامع مسجد ختم نبوت' جامع مسجد راڈھرم' جامع مسجد شفیلڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا عزیز الرحمٰن' قاری محمد ہاشم' مفتی محمد اسلم' مولانا اسلم زاہد اور دیگر نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ برمنگھم کی ختم نبوت کانفرنس یورپ میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے کے سلسلے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔ اسلام اس وقت دنیا کا سب سے تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے۔ اسلام نے دہشت گردی کی مذمت کی ہے اور ہر موقع پر دہشت پسندی کے خلاف تعلیم دی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری مغربی دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کو اجاگر کیا جائے اور اس کے بارے میں شعور اور آگاہی پیدا کی جائے۔ قادیانیوں نے یورپ میں اسلام کو جتنا نقصان پہنچایا اتنا کسی اور اسلام دشمن قوت نے نہیں پہنچایا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ یورپی یونین میں شامل تمام ممالک دھوکہ دہی اور جعل سازی سے سیاسی پناہ حاصل کرنے والے قادیانیوں کی شہریت منسوخ کریں۔

اسلام کو بدنام کرنے کی مہم قادیانی پروپیگنڈے کا شاخسانہ ہے

شفیلڈ (نمائندہ خصوصی) مغرب' اسلام اور قادیانیت کے فرق کو سمجھے۔ اسلام کو دہشت گردی سے متہم کرنے کی موجودہ مہم قادیانی پروپیگنڈے کا شاخسانہ ہے۔ قادیانی مغربی ممالک کو اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے مس گائیڈ کر رہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف مہم کے نام پر مسلمانوں کو کچلنے کی کوششوں سے گریز کیا جائے۔ مسلمانوں کو دبانے کی کوششیں ایام جاہلیت کی یادگار ہیں۔ قادیانی مذہب کے پیروکار مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم سمجھتے ہیں۔ یورپ میں عقیدۂ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے انشاء اللہ مختلف یورپی ممالک میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد ہوگا۔ علمائے کرام ہر پلیٹ فارم پر قادیانیوں کو پرامن طور پر دعوت ایمان دیتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علمائے کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے برطانیہ کے رہنماؤں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا عزیز الرحمٰن' حافظ اکرام' مفتی محمد اسلم' مولانا اسلم زاہد کی جانب سے جاری کردہ ایک اعلامیہ میں کیا گیا۔ اعلامیہ کے مطابق انشاء اللہ امسال بھی حسب سابق برطانیہ کے مختلف شہروں میں ختم نبوت کے پروگراموں کا انعقاد ہوگا۔

میری والدہ ماجدہ

محمد صدیق قادری

پیر طریقت حضرت اقدس مولانا محمد سعید احمدؒ خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ یکم اپریل ۱۹۸۰ء بروز بدھ کو دنیائے فانی رخصت ہوگئے۔ اب ۲۹/ مئی ۲۰۰۳ء بروز جمعرات ان کی اہلیہ محترمہ بھی اس دارفانی کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف تشریف لے گئیں۔ تقریباً ۴۳ سال کا عرصہ انہوں نے اپنے صاحبزادے پیر جی عبدالقادر انجم خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ (چک گیارہ والے) و جانشین پیر طریقت حضرت مولانا محمد سعید احمدؒ) کے پاس گزارا۔ شب و روز ان کے ساتھ رہنا انہیں محبت و شفقت اور خلوص بھری دعاؤں سے نوازنا زندگی بھر کا ان کا وطیرہ رہا۔ مرحومہ مغفورہ نے ۱۹۷۳ء میں اپنے شوہر نامدار کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی' آپ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے بیعت ہوئیں۔ بیعت کیا ہوئیں حضرت لاہوریؒ نے انہیں اپنی بیٹی بنالیا۔ حضرت لاہوریؒ مرحومہ کی دعوت پر فوراً تشریف لے آتے' ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صدر ایوب خان نے تمام سیاسی جماعتوں کی گول میز کانفرنس بلائی تھی' اس وقت حضرت لاہوریؒ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر تھے۔ ادھر مرحومہ نے حضرت لاہوریؒ کو مدرسہ عربیہ رحیمیہ ڈوگہ بونگہ کے سالانہ جلسہ دستار بندی کے موقع پر تشریف آوری کی دعوت دیدی' اب دونوں تاریخوں کا تقابل ہوگیا' لیکن حضرت لاہوریؒ نے اپنی بیٹی کے تحریری پیغام کو ترجیح دی اور ان کے ہاں چلے آئے۔ حضرت لاہوریؒ نے جلسہ کے موقع پر عوام الناس کو صدر ایوب کا دعوت نامہ دکھایا اور پھر فرمایا کہ میں نے صدر کی دعوت سے زیادہ اپنی بیٹی کی دعوت پر آنے کو ترجیح دی' اس لئے کہ مجھے یہاں وہ خلوص ملتا ہے جس سے میری روحانیت کو تقویت ملتی ہے۔ مرحومہ کو معلوم ہوا کہ حضرت لاہوریؒ شیرانوالہ گیٹ میں مدرسہ تعمیر فرمارہے ہیں' آپ نے اپنا تمام طلائی زیور حضرت لاہوریؒ کے قدموں میں ڈال دیا' حضرتؒ نے پوچھا: بیٹی یہ کیا ہے؟ عرض کیا حضرت جی! میرا حقیر سا عطیہ مدرسہ کی تعمیر میں شامل فرمالیں۔ حضرتؒ نے پہلے تو انکار کیا' لیکن مرحومہ نے کہا: حضرت جی! اگر آپ نے میرا یہ حقیر نذرانہ قبول نہ فرمایا تو آپ کی بیٹی کے دل پر چوٹ لگے گی اور باپ بیٹیوں کے دل توڑا نہیں کرتے' بلکہ مجروح دلوں پر مرہم رکھا کرتے ہیں۔ حضرت لاہوریؒ ان معاملات میں بڑے خوددار تھے لیکن پتہ نہیں مرحومہ کے ان الفاظ میں کیا تاثیر تھی کہ حضرت لاہوریؒ نے نہ صرف وہ طلائی زیور قبول فرمایا بلکہ آپ کے بارے میں تسلی بھرے الفاظ ارشاد فرمائے کہ میری بیٹی کتنی خوش نصیب ہے' ہر عورت کو زیور سے پیار ہوتا ہے لیکن میری بیٹی کو خدا کے دین سے پیار ہے۔ اس کا زیور مدرسہ کی تعمیرات میں لگے گا اور اس کے لئے صدقہ جاریہ بنے گا' اس کے بعد حضرت لاہوریؒ نے واپس لاہور جا کر ایک قیمتی ریشمی قالین کی صورت میں جائے نماز جو کسی عقیدت مند نے حضرتؒ کو خاص تحفہ دیا تھا' آپ نے اس پر چند دن نمازیں' عبادات وظائف ادا کرکے اسے ڈوگہ بونگہ اپنی بیٹی کو اپنی طرف سے ہدیتاً بھجوادیا۔ مرشد اور مرید کے درمیان یہ وہ خاص تعلق تھا جو کسی کسی کے حصہ میں آتا ہے۔

حضرت لاہوریؒ کے متعدد خطوط مرحومہ کے نام ہیں' جو آج تک محفوظ ہیں' مرحومہ نے انہیں حرز جاں بنا کر رکھا' جس میں مرحومہ کے ذکر و اذکار و اوراد کی تلقین اور ان پر وارد ہونے والی روحانی کیفیات پر حضرت لاہوریؒ کا خوشی اور اطمینان کا اظہار درج ہے۔ بعض خطوط تو واضح ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت لاہوریؒ نے ان کو روحانی درجات کی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا' جس کا عملی ثبوت ان کی زندگی ہے۔ شوہر کی انتہائی وفادار' تابعدار یہاں تک کہ انہوں نے دم آخر ان کو اپنی خدمت گزاری پر حدیث نبویؐ کی مطابقت کرتے ہوئے جنت کی بشارت دی تھی۔ آپ

انتہائی خلیق' شفیق' لطیفہ' مہمان نواز اور گھر کا نظام چلانے میں باسلیقہ تھیں' اولاد کی تربیت انہوں نے بڑی جانفشانی سے کی اور ان کی تابعداری اولاد میں جس نے سب سے زیادہ والدہ کی خدمت کی سعادت تا وقتِ آخر تا وقتِ تدفین (بلکہ بعد از تدفین) حاصل کی بلکہ حق خدمت ادا کر دیا' جس کا مشاہدہ اس بات سے ہوتا ہے کہ گھر کی ایک خادمہ نے وفات کے دوسرے دن مرحومہ کو خوش لباس' خوش اطوار اور گلے میں پھولوں کا خوبصورت ہار دیکھ کر خواب میں پوچھا: اماں جی! کیا حج کی تیاری ہے؟ فرمایا کہ: بیٹی! نہیں' حج تو میں نے زندگی میں ایک مرتبہ ہی کیا تھا۔ خادمہ نے پوچھا: پھر یہ خوش پوشاکی اور گلے میں ہار کیوں ڈال رکھا ہے؟ فرمایا کہ: یہ ہار تو میرے بیٹے (پیرجی) عبدالقادر انجم نے ڈالا ہے' یہ خواب بھی غمازی کرتا ہے کہ سب سے زیادہ خدمت کی سعادت پیرجی عبدالقادر انجم کے حصہ میں آئی' انہی کے گھر سے مرحومہ کا جنازہ نکلا پھر محمد قاسم' مولوی حسین احمد مدنی' دونوں بہنوں اور دامادوں نے بھی خدمت میں کوتاہی نہیں کی۔ آخر کار وہ عابدہ' ساجدہ' زاہدہ' تہجد گزار نیک خاتون پورے علاقہ کی ماں جی ۲۹/مئی کی صبح ۸ بجکر ۳ منٹ پر اپنے پیارے بیٹے عبدالقادر انجم کے ساتھ ہم زبان ہو کر کلمہ طیبہ کا ورد کرتی ہوئی اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔ ان کی وصیت کے مطابق شہر کی ایک عالمہ نیک خاتون جو ان کی بیٹی بنی ہوئی تھیں اور ایک دینی مدرسہ طالبات کا چلا رہی ہیں' انہوں نے آپ ان کی بہو یعنی پیرجی عبدالقدر انجم کی اہلیہ نے مل کر مسنون طریقہ سے آپ کو غسل دیا اور تجہیز و تکفین کی۔ ضلع بھر بلکہ بیرون ضلع سے آئی ہوئی خواتین نے اپنی ماں جی کا آخری دیدار کیا۔ ان کی وصیت کے مطابق اندھیرے میں رات ۸ بجے ان کا جنازہ اٹھایا گیا اور ضلع بہاولنگر اور ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے علما و مشائخ' حفاظ' قراء اور ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے عوام الناس نے ہزاروں کی تعداد میں جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

ڈونگہ بونگہ کے قصبہ نے پاتوان کے شوہر کا اتنا بڑا جنازہ دیکھا تھا یا اب مرحومہ کا اتنا بڑا جنازہ دیکھنے میں آیا۔ وہ مرحومہ جن کی دعاؤں سے علاقہ مستفید ہو رہا تھا' اب خاموش جنازہ کی چارپائی پر لیٹی تھیں' لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں' ہزاروں کا مجمع جنازہ پر تڑپ رہا تھا۔ جنازہ کی چارپائی کے قریب پیرجی عبدالقادر انجم' ان کے بھائی اور ماموں قاری عبدالغفور آبدیدہ کھڑے تھے' وہ جو بھی پیرجی عبدالقادر انجم کو معمولی پریشانی میں دیکھ کر تڑپ جایا کرتی تھیں' اب وہ بالکل خاموش تھیں۔ افسوس کہ:

آئی قضا با ہوش کو بے ہوش کر گئی
ہنگامۂ حیات کو خاموش کر گئی

مرحومہ کی وصیت کے مطابق پیرجی عبدالقادر انجم نے مرحومہ کا جنازہ پڑھایا' پھر ان کی وصیت کے مطابق مدرسہ میں پیر طریقت حضرت مولانا محمد سعید احمدؒ کے مرقد مبارک کے پاس آپ کی تدفین ہوئی' مدرسہ میں ہر وقت قرآن کی صدائیں ان کو سنائی دیتی ہیں جو ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ قارئین سے بھی گزارش ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

☆☆..........☆☆

بقیہ عبرتناک ناکامی

یعنی تیرہ سو برس تک تو اسلام نے کسی کو نبی نہیں بنایا' اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی برکت سے کوئی شخص اس منصب تک پہنچا' اس لئے تیرہ صدیوں تک تو اسلام' بقول مرزا قادیانی کے' لعنتی اور قابل نفرت مذہب رہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوت قدسیہ سے محروم رہے' اور تیرہ صدیوں کے تمام مسلمان اندھے رہے' صرف قصے کہانیوں کی پوجا کرتے رہے......

اب اگر مرزا کی نبوت و مسیحیت تسلیم کر لی جائے' تب تو اسلام زندہ مذہب کہلائے گا' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبی ہوں گے اور اگر مرزا کو نہ مانا جائے' اس کی وحی پر ایمان نہ لایا جائے تو نہ دین' دین ہے' نہ نبی' نبی ہے' بلکہ ایسا دین لعنتی اور قابل نفرت ہے' شیطانی ہے' مردہ ہے' قصے کہانیوں کا پرستار ہے۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

یہ تھا مرزا کے دعویٰ مسیحیت و نبوت کا اصل مدعا...... اسلام کو ایسی ناپاک گالیاں صرف قادیان کا مسیح' اور اس کی ذریت ہی دے سکتی ہے' کسی عیسائی' یہودی' ہندو' سکھ یا کسی کافر سے یہ کارنامہ کب انجام دیا جا سکتا تھا؟ لطیفہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بعد اس کی امت میں سے بھی کوئی نبی نہیں ہوا جو مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر براہ راست خدا تعالیٰ کا پتہ لگائے' اور صرف مرزا کے قصے کہانیوں کی پوجا نہ کرے' اس لئے مرزا قادیانی کی تحریر کے مطابق اب اس کا مذہب بھی لعنتی اور قابل نفرت ہے' اس کی امت بھی اندھی ہے' اندھی مرے گی' اور سیدھی جہنم میں جائے گی' کیا کوئی مرزائی اس عقدہ کو حل کرے گا......؟

اخبار عالم پر ایک نظر

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالرزاق مجاہد کا تبلیغی دورہ

اوکاڑہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالرزاق مجاہد نے ماہ ربیع الاول میں تین روزہ تبلیغی دورہ کیا' جس کے دوران فیصل کالونی دلاور' انوار مدینہ' خان کالونی اور چک نمبر ۳۸ جامع مسجد قاسمی' ممتاز مسجد فیض آباد' جامعہ محی الاسلام نئی لکڑ منڈی' جامع مسجد حق چار یار' جامعہ مدینۃ الخیر صابری کالونی' دیپال پور مدرسہ تعلیم القرآن' مسجد عمر فاروق' جامع مسجد صدیقیہ اور بیگ پور مدرسہ فتح العلوم میں ان حضرات نے مختلف مساجد میں عظیم اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے بڑے احسن انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دی جانے والی قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ ان بیانات میں انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطابات میں عقلی ونقلی دلائل سے ختم نبوت کی شان بیان کی اور مسلمانوں کی موجودہ پستی اور مصائب میں مبتلا ہونا اور دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو بیان کرتے ہوئے منافقین کے کردار کو بیان کیا اور اپنے بیان میں کہا کہ جو ختم نبوت کو نہیں مانتا وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ ہماری تاریخ ہے کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے مگر توہین رسالت کبھی بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ اس گئے گزرے دور میں بھی نبی کی عزت و ناموس پر ہاتھ ڈالنے والوں کا ہاتھ توڑ دیا جائے گا۔ کشمیر اور پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے گا۔ دیپال پور کے وکیل ختم نبوت جناب چوہدری غلام عباس شمنا نے بھی سیرت النبی کانفرنس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مرزا قادیانی کے دجل کو بیان کیا' عوام الناس کو قادیانیوں کے دجل وفریب سے باخبر کیا اور گستاخان رسول کے بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی اور ختم نبوت کے قائدین مبلغین سے مشاورت بھی کی۔

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ قادیانی مذہب کا انسائیکلوپیڈیا تھے

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد' سیکریٹری جنرل قاری محمد یوسف عثمانی' حافظ محمد ثاقب' حاجی حافظ شیخ بشیر احمد' مولانا عبدالقدوس عابد' پروفیسر محمد اعظم نعیمی' پروفیسر حافظ محمد انور' مولانا فقیر اللہ اختر' سید احمد حسین زید' امان اللہ قادری' حافظ محمد معاویہ' مولانا عبدالغفور آرائیں' عثمان عمر ہاشمی اور مولانا محمد الیاس قادری نے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ مرحوم مرزائیت اور دیگر باطل قوتوں کے خلاف شمشیر برہنہ تھے اور ان کے عقائد ومقاصد کے حوالے سے انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتے تھے۔ وہ طویل عرصہ تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ رہے۔ مبلغین کی تیاری اور مبلغین کے نظم کو قائم کرنے کے لئے ان کی خدمات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اجلاس میں مرحوم کی رحلت کو عظیم دینی وملی نقصان قرار دیا گیا۔

یحییٰ بختیار کا سانحہ ارتحال

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) پاکستان کے سابق اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار راہی ملک عدم ہوئے۔ موصوف نے پسماندگان میں بیوہ' دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ یحییٰ بختیار کو ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے دونوں گروہوں کے سربراہوں مرزا ناصر اور مرزا صدرالدین پر تاریخ ساز جرح کرنے کی وجہ سے دینی حلقوں میں شہرت حاصل ہوئی۔ موصوف نے حضرت مفتی محمودؒ اور دیگر علماء کی زیر نگرانی مرزا ناصر اور مرزا صدرالدین پر باطل شکن جرح کے ذریعہ اراکین قومی اسمبلی کے سامنے قادیانیوں کا اصل چہرہ پیش کیا' جس کے بعد قومی اسمبلی کے تمام اراکین نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ان کی موت سے پاکستان میں وکالت کا ایک اہم باب بند ہوگیا۔ ادارہ ان کے ورثاء سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

اظہار تعزیت

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ محمد انور کے ماموں اور جماعت کے مخلص معاون جناب مہر دین صاحب گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ ان کی نماز جنازہ حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی مدظلہ نے پڑھائی۔ موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور تبلیغی جماعت میں بھی جاتے رہتے تھے۔ ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ ان کے ورثاء میں بیوہ' پانچ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں شامل ہیں۔

دریں اثناء جماعت کے مخلص رفیق' شیخ وہاب الدین بھی رحلت فرماگئے۔ موصوف عرصے سے دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔ موصوف حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سے بیعت تھے۔ ان کی نماز جنازہ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ نے پڑھائی۔ انہوں نے اپنے پسماندگان میں آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا احمد میاں حمادی اور دیگر اراکین جماعت کی جانب سے ادارہ ختم نبوت مرحومین کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور ان کے لئے بلندی درجات اور قبولیت حسنات کی دعا کرتا ہے۔ قارئین سے بھی مرحومین کے لئے ایصال ثواب اور دعائے خیر کی درخواست ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ اسلام آباد

اسلام آباد (رپورٹ: قاضی احسان احمد) اللہ رب العزت نے اس کائنات کو وجود دیا' مختلف رنگ و بو سے اس کو سجایا اور سنوارا' مختلف انواع سے اس کی آرائش کی' زیب و زینت کے سامان پیدا کئے' انسان کی رشد و ہدایت کا سامان پیدا کیا' انبیاء علیہم السلام کا وجود انسانیت کی کامل رہنمائی کی اعلیٰ ترین اور اکمل ترین کڑی ہے' ہر چیز کی ایک ابتدا ہے اور اس کی ایک انتہا بھی ہے مگر صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ذات ایسی ہے' جس کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا بلکہ وہی اول ہے اور وہی آخر ہے' انبیاءؑ کی ابتدا آدم علیہ السلام سے اور انتہا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی کے ذریعہ ہوئی۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسلام آباد کے دورے کے پہلے پروگرام میں جامع مسجد شہید اسلام میں بیان کرتے ہوئے کیا۔

۱۸/ جون کو صبح دس بجے جامع مصباح العلوم للبنات الاسلام G-9-1 میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور امت مسلمہ میں خواتین کا اہم کردار کے موضوع پر بیان ہوا' حضرت مولانا نے انتہائی جامع انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان فرمایا۔ خواتین طالبات کو خطاب کرتے ہوئے مولانا نے ارشاد فرمایا کہ آپ کی ذمہ داری ایک حساب سے دیکھا جائے تو سب سے زیادہ ہے' آپ کا تعلق ایک کنبہ سے ہے' ایک خاندان سے ہے' آپ کی پرورش سے خاندان کے خاندان ترقی کرسکتے ہیں' اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اخلاقی' معاشرتی' سماجی اور مذہبی لحاظ سے علمی اسلحہ سے لیس ہوکر اپنے مدمقابل باطل کا ہر لحاظ سے توڑ کرنے کے لئے تیار ہوجائیں اور ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہوجائیں۔ بعد از نماز عصر جامع مسجد اولیٰ G-6-1-2 اور بعد از نماز عشاء جامع مسجد فاروق اعظم G-9/3 میں "تین روزہ رد قادیانیت کورس" کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پہلے روز حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کے اثبات پر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رب کریم کے آخری نبی ہیں' ان کے بعد منصب نبوت اور رسالت کے لئے کسی کو پیدا نہیں کیا جائے گا۔ حضرت مولانا نے مسیلمہ کذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت تھا' اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جاں نثار صحابی حضرت حبیب ابن زیدؓ کو اپنے دربار میں طلب کیا اور ان سے سوال وجواب کئے۔ مسیلمہ کذاب کا پہلا سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متعلق تھا' حضرت حبیبؓ نے جواب دیا کہ دل و جان سے شمع رسالت' ختم الرسل' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کا قائل ہوں' کوئی شک وشبہ نہیں ہے' پھر مسیلمہ نے سوال کیا کہ میرے بارے میں' میری نبوت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت حبیبؓ نے جواب ارشاد فرمایا: تیری فضول بات کو سننے کے لئے میرے کان تیار نہیں' میں بہرہ ہوں' میں تیری بات نہیں سنتا' غور کیجئے' اس معاملہ کو سامنے رکھئے' اس وقت ظالم حکمران کے سامنے حق و

صداقت کی گواہی دینے والے کا کیا انجام ہوا ہوگا؟ وہی انجام جو ایک حق وصداقت کی گواہی دینے والے کا ہوتا ہے' وہی انجام جو ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق سنانے والے کا ہوتا ہے' مسیلمہ کذاب نے سوالات دہرائے' حضرت حبیبؓ نے جوابات دہرائے' مسیلمہ نے حکم دیا کہ ان کا ایک بازو کاٹا جائے' پھر کہا کہ دوسرا کاٹا جائے' پھر ایک ٹانگ کاٹی گئی' پھر دوسری ٹانگ کاٹی گئی' ایک ایک عضو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ان کو قتل کردیا گیا' مگر حضرت حبیبؓ نے رہتی دنیا کو یہ سبق دے دیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی سب سے اہم نعمت جان ہے' اس کو ناموس رسالت کے لئے قربان کیا جاسکتا ہے مگر جھوٹے مدعی نبوت کی بات سنی تک نہیں جاسکتی۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو کرتے ہوئے حضرت مولانا شجاع آبادی نے قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دلائل پیش کئے اور بخاری شریف کے باب نزول عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے احادیث پیش کیں اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ اور ان کے نزول کو ثابت فرمایا۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی کو ثابت کرتے ہوئے حضرت مولانا نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا ثبوت نہیں ملے بلکہ احادیث کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا ذکر آتا ہے جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہے' ان کا قصہ یہ ہوا کہ یہ بیر معونہ میں شہید کردیے گئے تو ان کے جنازہ کو آسمان پر اٹھایا جانا روایات میں مذکور ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اپنی کتاب ''الاصابہ'' میں اور حافظ ابن عبدالبر نے ''استیعاب'' میں اس کا ذکر کیا ہے۔ جبار بن سلمیٰ جو حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے قاتل تھے' یہ فرماتے ہیں کہ میرے اسلام لانے کا جو واقعہ اور چیز سبب بنی ہے وہ حضرت عامر بن فہیرہ کا جسم مبارک آسمان کی طرف اوپر اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے ایسی شخصیات مقدسہ کا آسمان پر جانا ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے قیام اسلام آباد کے دوران مختلف اخبارات کو انٹرویو بھی دیے اور موجودہ دور کے اندر ہونے والی قادیانی سرگرمیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

حضرت مولانا نے خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد خلفائے راشدین G-9/2 میں حضرت مولانا محمد نذیر فاروقی کی مسجد میں ارشاد فرمایا اور اکابرین ختم نبوت کے جان آفرین اور دل سوز واقعات کے ذریعہ امت کے قلوب کو خوب گرمایا اور ان کے اندر جذبہ عشق رسالت کو خوب اجاگر کیا اور تحریک ختم نبوت کے اندر باضابطہ شریک ہونے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ممبرشپ اختیار کرنے کا کہا جس پر کثیر تعداد میں لوگوں نے رکنیت سازی میں حصہ لیا۔

اپنے دورے کے آخری روز مولانا نے رد قادیانیت کورس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات خبیثہ کا تذکرہ کیا اور اس کی وہ خرافات جو قادیانی جماعت کے ذمہ داروں نے عام مرزائیوں کی نظروں سے اوجھل کر رکھی ہیں' با حوالہ ذکر کیں۔ حضرت مولانا نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا نبی صادق اور امین ہوتا ہے' اس کی ساری زندگی کامل اور اکمل ہوتی ہے' اس کے اندر کسی خامی اور کوتاہی کی گنجائش نہیں ہوتی' مگر اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی جو مدعی نبوت بھی ہے' مدعی مسیحیت بھی ہے' مدعی مہدویت بھی ہے اور نہ جانے کیا کیا اس نے دعوے کئے ہیں لیکن جب ہم قرآن وحدیث کے آئینہ میں مرزا کی ذات کا معائنہ کرتے ہیں' اس کا آپریشن کرتے ہیں تو وہ ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے قادیانیت کا بھرپور مقابلہ کررہی ہے اور انشاء اللہ اپنے اکابرین کی سرپرستی میں قادیانیوں کا مقابلہ جاری رکھے گی۔ پاکستان ہو یا بیرون ملک' جہاں بھی قادیانی اسلام دشمنی کرتے ہوئے نظر آئیں گے' ان کا ہر لحاظ سے مقابلہ کیا جائے گا۔

اس وقت امت مسلمہ کے بیدار ہونے کی ضرورت ہے' نیز ایسے نیک سیرت انسانوں کی ضرورت ہے جو ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے کام کو پروان چڑھائیں' جو اپنی گفتگو کا محور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بنائیں' ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کی زندگیاں ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ کا تحفظ کرنے والی ہوں' آج انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے اندر انسانیت آجائے اور وہ اپنے رب کریم کے بتلائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرے۔ مولیٰ کریم ہم سب کی حاضری کو قبول فرمائے اور روز محشر حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع فرمائے اور دست اقدس سے جام کوثر نصیب فرمائے۔ آمین۔

ایبٹ آباد: تین روزہ ختم نبوت کانفرنسوں سے شہر ومضافات تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھے

ایبٹ آباد (رپورٹ: محمد ساجد اعوان)

ایبٹ آباد میں عظیم الشان سہ روزہ ختم نبوت

کانفرنسوں سے شہر اور مضافات تاجدار ختم نبوت زندہ کے نعروں سے گونج اٹھے۔ ضلع بھر کی ساری دینی قیادت ان کانفرنسوں کی کامیابی کے لئے دن رات مصروف عمل رہی۔ یہ سہ روزہ کانفرنسیں ۱۰،۱۱ اور ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق ۱۳،۱۴ اور ۱۵ مئی ۲۰۰۳ء کو ترتیب دی گئی تھیں۔ خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمن مدظلہ کی زیر سرپرستی تین دنوں میں دس پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی قائدین حضرت مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی محمود الحسن کے ایمان پرور اور وجد آفرین خطابات سے مجمع پر سحر طاری رہا اور ہر فرد کا قلب عشق مصطفیٰ کے زمزموں سے مترنم ہوتا رہا۔ شاہین ختم نبوت' فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا ایک ماہر سرجن کی طرح رد قادیانیت کے نشتر ایڈز زدہ قادیانی وجود کے رگ و ریشہ میں اتارتے تو ہر طرف حیرت و استعجاب کا سماں باندھ دیتے۔ وہ منکرین ختم نبوت جو قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت شدہ کافر مرتد اور زندیق ہیں' آج کس ڈھٹائی سے ایک کفریہ چینل پر بیٹھے خود کو مسلمان اور ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دے رہے ہیں؟ مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ قادیانی خود سوچیں کہ انہوں نے مرزا قادیانی کو نبی مان کر کیا کھویا اور کیا پایا؟ گزشتہ ایک سال پر ہی نظر ڈالی جائے تو قادیانیوں کی اصلاح کے لئے کافی ہے' انہوں نے ایک حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صدر پرویز مشرف کے ریفرنڈم کے دن چناب نگر کے ایک قادیانی نے وہاں ہماری مسجد و مدرسہ ختم نبوت میں فون کرکے کہا کہ "اللہ وسایا کو پیغام پہنچا دو کہ آج ریفرنڈم میں' میں اکیلے نے ۲۷ ووٹ صدر مشرف کے لئے پول کئے ہیں' وہ اس لئے کہ صدر پرویز مشرف نے ووٹر فارم سے ختم نبوت کا حلف ختم کیا اور جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کیا اور وہ دن دور نہیں جب وہ آئین بھی ختم کر دیا جائے گا جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔" شاہین ختم نبوت نے کہا کہ گزشتہ سال ۱۱ ربیع الاول کو اس قادیانی کے جواب میں' میں نے وہاں چناب نگر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیو! تمہیں خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے' بھٹو سے بھی تمہیں بہت امیدیں وابستہ تھیں مگر اسی بھٹو نے تمہیں کافر قرار دیا تھا' وہ وقت سرزمین پاکستان پر کبھی نہیں آئے گا کہ جب تمہارے متعلق آئینی شقیں معطل ہوں گی' البتہ وہ وقت تمہیں دیکھنا ہوگا جب پرویز مشرف کو بھی تمہارے کفر کا اعلان کرنا پڑے گا۔ میرے اللہ کی شان دوسرے ہی روز ۱۲/ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ کو اسلام آباد میں سیرت کانفرنس کے موقع پر علماء کرام کے استفسار پر جنرل پرویز مشرف کو بھی عقیدہ ختم نبوت کے منکرین کے کافر ہونے کا اعلان کرنا پڑا اور بالواسطہ قادیانیوں کو کافر کہنا پڑا اور ٹیلیویژن پر آدھی دنیا نے یہ منظر دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ مشرف جیسا حکمران اگر قادیانیوں کے کفر پر امت کا ہموا ہے تو پھر قادیانیوں کو ضرور سوچنا چاہیے کہ انہوں نے گزشتہ سال میں بھی کیا کھویا اور کیا پایا؟ انہوں نے مزید کہا کہ میرے اللہ کو منظور ہے تو آئندہ سال ۱۲/ ربیع الاول تک قادیانیوں کے پیچ پرزے مزید کس دیئے جائیں گے۔ صاحبزادہ طارق محمود نے سیرت النبیؐ پر اظہار خیال فرمایا تو مدینہ کی گلیوں کی خوشبو محسوس ہونے لگتی۔ ایمان اور نور کی کرنیں دلوں میں شبنم کے قطروں کی طرح ڈھلکتیں اور ہر ایک کی چھلکتی آنکھیں بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مجسم نعت بن جاتیں۔ گاہے بگاہے اسٹیج سے مدحت رسولؐ میں اشعار ہر سو مشک و عنبر کی لپٹیں بکھیر دیتے۔ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت کی سو سالہ جدوجہد میں علماء کرام کے کردار پر روشنی ڈالی' انہوں نے کہا کہ علماء امت نے دیوبندی' بریلوی اور اہلحدیث کی تمیز کو ختم کرکے صرف اور صرف دشمنان رسول کا مقابلہ کیا اور اسے چاروں شانے چت کرکے دم لیا۔ مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی محمود الحسن نے نوجوان نسل پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ معروف نعت خواہ جنید مصطفیٰ' عمر جاوید' صادق برادران' حافظ اویس' حافظ حماد اور بے بی مریم اور ان کی ننھی ساتھیوں نے محافل نعت کو خوب سجایا۔ ان سہ روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کا آغاز ۱۰/ ربیع الاول کو ہوا۔ پہلا پروگرام مولانا شکیل اختر جدون کی دعوت پر جامع مسجد شیخ البانڈی میں انعقاد پذیر ہوا جو نماز عصر تک جاری رہا۔ بعد از نماز مغرب دو پروگرام مرتب تھے' ایک ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد سٹی کے صدر انجم نواز خان کی میزبانی میں جامع مسجد حرا ہنڈا میرا میں اور دوسرا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے ناظم مولانا محمد صدیق شریفی خطیب مرکزی جامع مسجد منڈیاں میں منعقد ہوا جو رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہے۔ دوسرے روز ۱۱/ ربیع الاول کو جامع انوار الاسلام للبنات میں صبح دس بجے خواتین و طالبات

سے خطاب ہوا۔ دوپہر بارہ بجے ایبٹ آباد بار روم میں جناب سلطان احمد جمشید ایڈووکیٹ سینئر نائب صدر ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کی دعوت پر خطاب ہوا اور سوال و جواب ہوئے۔ بعد از نماز ظہر مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس موقع پر میزبانی کا شرف خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمن کو حاصل تھا۔ بعد از نماز مغرب پھر دو پروگرام ہوئے' کی مسجد کیہال میں مولانا انیس الرحمن کی دعوت پر اور جامع مسجد ابوبکر صدیق نڑیاں میں مولانا مفتی سیف الرحمن کی میزبانی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ ۱۲/ ربیع الاول کو صبح دس بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا پروفیسر سید انسر علی شاہ کی مسجد شہزادہ بخارا میں علمائے کرام کے لئے ایک خصوصی پروگرام رکھا گیا تھا جو دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

۱۲/ ربیع الاول کو ہی سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس کا آخری اور دسواں پروگرام فاروقیہ مسجد بانڈہ میں پھگواڑیاں میں انتہائی شان وشوکت سے انجام پذیر ہوا۔

ان دس پروگراموں میں ہزاروں افراد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی مہم میں بھی حصہ لیا۔ اس سہ روزہ دورہ ایبٹ آباد کی قیادت شیخ المشائخ' خواجہ خواجگان' حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی نے کرنا تھی مگر آپ ناسازی طبع کے باعث اسلام آباد سے واپس خانقاہ شریف تشریف لے گئے مگر ان دس کے دس پروگراموں کی کامیابی میں آپ کی دعاؤں کا اثر نمایاں طور پر ظاہر تھا۔

حافظ سعید دہلوی کا سانحہ ارتحال

کراچی (نمائندہ خصوصی) شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہٗ کے مسترشد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص معاون حافظ سعید دہلوی گندھک والے ۲۸/ جون کو رات سوا دس بجے رحلت فرماگئے۔ ان کی عمر تقریباً نوے (۹۰) سال تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی۔ انہوں نے اپنے پسماندگان میں دو صاحبزادے چھوڑے ہیں۔

مرحوم نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ اکابر سے خصوصی تعلق تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تمام عمر تعلق خاطر رہا۔ اکابرین مجلس سے ملاقات کے لئے دفتر بھی تشریف لایا کرتے تھے اور بعض اوقات جماعتی احباب کو اپنے گھر پر بھی مدعو کیا کرتے تھے۔ مرحوم پر غایت درجہ بغض فی اللہ کا غلبہ تھا۔ غیر مسلموں' مرتدوں بالخصوص قادیانیوں سے شدید نفرت تھی۔ مرحوم دور جدید میں رونما ہونے والے نت نئے فتنوں سے سخت بیزار تھے۔ اسلام کے فروغ اور کفر وارتداد کے سدباب کے لئے ہر ممکن جدوجہد فرمایا کرتے تھے۔ مرحوم نے اس سلسلے میں متعدد پمفلٹ اور کیسٹ وغیرہ بھی بڑی تعداد میں تقسیم کرائے جس سے ان کی غیرت وحمیت دینی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں امیر مرکزیہ حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ' نائب امیر حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اکرم طوفانی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' محمد انور اور دیگر اراکین جماعت کی جانب سے ادارۂ ختم نبوت حافظ سعید دہلویؒ کے لئے بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ قارئین سے بھی درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے خیر کا اہتمام فرمائیں۔

صوفی ایاز خان نیازی انتقال کرگئے

کراچی (نمائندہ خصوصی) فدائیان ختم نبوت کے مرکزی امیر' جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنما' مجاہد ختم نبوت صوفی محمد ایاز خان نیازی بدھ ۲۵/ جون کو صبح دس بجے انتقال کرگئے۔ ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ علامہ شاہ احمد نورانی کی امامت میں ادا کی گئی' جس میں ہزاروں سوگواروں سمیت کراچی کے مقتدر علمائے کرام' مشائخ اور سیاسی رہنماؤں نے شرکت کی۔ انہیں میوہ شاہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ پسماندگان میں ان کے تین صاحبزادے شامل ہیں۔ صوفی ایاز خان نیازی ۱۹۱۱ء میں ضلع میانوالی کے شہر بوری خیل میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مجاہدانہ کردار ادا کرتے ہوئے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ قادیانیوں کے خلاف چلنے والی دیگر تمام تحریکات میں بھی انہوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔ وہ عرصہ دراز تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ وہ تمام مسالک کے اتحاد واتفاق کے ذریعہ فتنہ قادیانیت

باقی صفحہ 15 پر

احساسِ خطرات

جانباز مرزا

اے مسلمانو! تمہاری داستاں خطرے میں ہے
قافلے والو! امیر کارواں خطرے میں ہے
زندگی کو عافیت کا نام دینے سے ندیم
موت کہتی ہے حیاتِ جاوداں خطرے میں ہے
قبلۂ اول گیا اب قبلۂ ثانی کہاں؟
ملت بیضا! تیرا ہر اک نشاں خطرے میں ہے
کل جہاں روندا گیا ختم نبوتؐ کا مقام
اب وہاں مدح صحابہؓ کا بیاں خطرے میں ہے
ابنِ آدم نے ستاروں پر کمندیں ڈال لیں
اے خدا والو! خدا کا لامکاں خطرے میں ہے
ڈھل رہا ہے وقت کے سانچے میں آئینِ جہاں
واعظ شیریں بیاں تیری زباں خطرے میں ہے
آدمیت بک رہی ہے آدمی کے ہاتھ سے
وقت کے بازار میں سُود و زیاں خطرے میں ہے
ڈھال لیں آہن گروں نے بجلیاں فولاد میں
وقت کے چارہ گرو! دورِ رواں خطرے میں ہے
ہے کوئی جانبازؔ جو خطرات کے احساس سے
امنِ عالم سے کہے سارا جہاں خطرے میں ہے

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرین، سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے — بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے